REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۴۳

شمارہ ۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۷ شعبان ۱۴۱۴ ہجری | ۲۰ صلح ۱۳۷۳ ہش | ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ جنوری ۹۴ء- (ایم.ٹی.اے)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

الحمدُ للّٰہ

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور انور کا حامی و ناصر ہو۔

آمین ٭

دینی اور روحانی تعلقات ہر قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دُنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی اُس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے جو انھوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انھوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شدائد و مصائب جو اُن کو پہنچ رہے تھے ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیوں کر ملی۔ اس میں یہی سِرّ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انھوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دُنیا اور اس کی ہر ایک چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔

یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو ہر ایک تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لئے رہنما ہوتا ہے اور ہر مشکل میں بچاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۶۴)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴ جنوری ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

جو دل اللہ کے ذکر سے خالی ہو اُس پر شیطان قبضہ کر لیتا ہے!

جب تک خدا سے محبت پیدا نہیں ہوگی اس وقت تک ذکر میں مزا نہیں آئے گا!!

ہر قسم کے آفات سے بچنے کیلئے اپنی مجالس کو ذکر سے سجائیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن۔ (ایم.ٹی.اے)۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذکرِ الٰہی کے مضمون کے تسلسل میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا ہمیں یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ ہم ان بدنصیبوں میں سے نہ ہوں جن کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ اُن کی ساری زندگی گھاٹے کی زندگی ہے جو ذکرِ الٰہی کے بغیر بیتتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا وَمَن یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ کہ جو شخص اللہ کے ذکر سے احتراز کرتا ہے اُس کے لئے ہم ایک شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں۔ وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا جب اللہ کے ذکر سے دِل خالی ہو تو اس دِل پر ضرور شیطان قبضہ کرتا ہے تو ساری دُنیا میں جو آفات و مصائب پھیلے پڑے ہیں۔ حقیقت میں وہ ذکرِ الٰہی کے فقدان کے نتیجہ میں ہیں۔ پس ہر قسم کی آفات سے بچنے کے لئے ہمیں اس ذکر کو زندہ کرنا ہے اور ہمیں سب سے پہلے ذکر کو اپنی ذات میں زندہ کرنا ہے۔ اور پھر اسے دُنیا میں پھیلانا ہے۔ حضور نے فرمایا میں احبابِ جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ بے شک وہ خاموش ذکر تو کرتے ہی ہوں گے لیکن اپنی مجالس کو ذکر سے سجائیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے، اپنے کھانے کے اوقات میں، مہمانوں کی آمد پر مجلسوں کے دوران اس وقت ضرور ذکر کیا کریں۔ کیونکہ ذکر کے نتیجے میں آپ کی مجالس کو تقدس حاصل ہو گا۔ اور آپ کی مجالس چغلیوں اور فضول باتوں سے خالی ہو جائیں گی۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ابوداؤد کتاب الآداب سے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قوم یا گروہ ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کرتے ہوں تو گویا گدھے کی لاش پر بیٹھے ہیں۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کی سراسر بے وقوفی کا ذکر ہے جو اپنی مجالس کو ذکرِ الٰہی سے خالی رکھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ ذکر میں کوئی لطف نہیں اور یہ کہ ذکر بوریت پیدا کرتا ہے وہ سخت قسم کی جہالت میں مبتلا ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ذکر سے لطف پیدا ہوتا ہے اور محبوب کی یاد میں انسان لطف اُٹھاتا ہے۔ پس جب تک خدا سے محبت پیدا نہیں ہو گی اس وقت تک ذکر میں مزا نہیں آئے گا۔ جس وجود کو انسان جانتا نہیں، اُس سے محبت نہیں اس کا ذکر کیسا۔ اگر انسان آنکھیں کھول کر دیکھے تو اس کے ارد گرد اللہ تعالیٰ کی محبت کے محرکات بھرے ہوئے ہیں، اردگرد پھیلے ہوئے ہیں اور

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ صلح ۱۳۷۳ ہش

نئے سال کے تحفے

ویسے تو ہر سال ہی جماعت احمدیہ کے لئے دن دُگنی رات چوگنی ترقیات و برکات کا پیغام لے کر آتا ہے لیکن ۱۹۹۴ء کا سال اپنے پہلو میں حیرت انگیز اور پہلے سے کہیں بڑھ کر خوشخبریوں کے عظیم الشان تحفے لے کر جلوہ افروز ہوا ہے۔ ابھی نئے سال کے طلوع میں چند گھنٹے باقی ہی تھے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں خوشیوں سے بھرپور یہ اعلانات فرمائے کہ آئندہ سال ۷ر جنوری سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات ایشیا کے ممالک کے لئے روزانہ بارہ گھنٹے اور یورپ کے لئے ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا کریں گی۔ دوسری خوشخبری آپ نے یہ سنائی کہ چونکہ ربوہ پاکستان سے شائع ہونے والا روزنامہ "الفضل" ان دنوں حکومتِ پاکستان کی 'مہربانیوں' کے باعث طرح طرح کی مشکلات سے دوچار ہے۔ نہ تو وہ قرآنی آیات کا استعمال کر سکتا ہے، نہ ہی دینی اصطلاحات اور تبلیغِ اسلام کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کی اشاعت کی اُسے اجازت ہے۔ اور نہ ہی پاکستان بھر میں احمدیوں پر ہونے والے دلدوز مظالم کے خلاف کوئی حرفِ شکایت وہ اپنی زبان پر لا سکتا ہے۔ لہٰذا اس کمی کو پُورا کرنے کے لئے آپ نے لنڈن سے "الفضل انٹرنیشنل" کی اشاعت کا اعلان فرمایا۔ مذکورہ خطبہ جمعہ میں جو ہندوستانی وقت کے مطابق ۳۱ر دسمبر کی شام ۷ بجے نشر ہوا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز (REVIEW OF RELIGIONS) کی اشاعت آئندہ جنوری سے دس ہزار کر دی گئی ہے۔ اس طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کی تکمیل بھی ہو گئی کہ یہ رسالہ کم از کم دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو۔

ان رُوح افزا خوشخبریوں کے مطابق مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات ۷ر جنوری سے روزانہ ۱۲ گھنٹے کے لئے نشر ہونا شروع ہو چکی ہیں اور اسی روز محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لنڈن نے نہایت خوشی و مسرت کے جذبہ کے ساتھ الفضل انٹرنیشنل کے تازہ شمارہ کی کاپی ٹی۔وی پر لہرا کر دکھائی۔ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خوشیاں یہ دیکھ کر اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں کہ آج وہ اپنی آنکھوں سے تمام دنیا میں اسلام کی سُنہری تعلیمات کو نشر ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تلاوت، مختلف زبانوں میں آیاتِ قرآنی کے تراجم، دینی تقریبات کے مناظر۔ تقاریر۔ حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کی معلومات افزا مجالس سوال و جواب۔ اسی طرح بچوں کے رنگا رنگ پروگرام، خوش الحانی میں گندھی ہوئی نعتیں، نظمیں اور قصائد — کیا کچھ نہیں ہے ان مبارک پروگراموں میں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہندوستانی وقت کے مطابق ہر رات روزانہ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر دنیا کے لاکھوں احمدیوں کے دِل و دماغ میں بسا ہوا وہ خوبصورت رُوحانی چہرہ ٹی۔وی کی سکرین پر نمودار ہوتا ہے جس سے ملنے کی ہر دِل میں سرِ شام ہی سے ایک عجیب سی تڑپ پیدا ہونے لگتی ہے۔ وہ چہرہ جو پہلے اپنے قیمتی اور ایمان افروز نصائح لے کر پہلے صرف ہفتہ میں ایک بار ایک گھنٹے کے لئے نمودار ہوتا تھا، آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روزانہ ہی ہر گھر میں خوشیوں، مُسکراہٹوں اور خوشبوؤں کے پھول بکھیرتا ہُوا پردۂ سیمیں سے اس طرح جھانکتا ہے کہ ہر پیاسا دِل اس کے دیدار سے احساسِ تشنگی کو کسی قدر کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر احمدی اس کی میٹھی میٹھی اور ہلکی پھلکی باتوں سے ایک تازگی اور فرحت محسوس کرتا ہے۔ آپ کی نصیحتوں اور ارشادات کی گرمی سے اپنے اندر عزم، حوصلہ اور قوتِ عمل کے اِرادے باندھتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ایک سو سال قبل فرمایا تھا ؎

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آج آپؑ کی یہ بات عین اسی طرح ظاہری طور پر بھی پوری ہو رہی ہے جس طرح آپؑ نے بیان فرمائی تھی۔ مواصلاتی سیارے کے ذریعہ گویا آسمان کی بلندیوں سے نہایت جوش سے حق کی دعوت دینے والا یہ پروگرام پوری دنیا میں ایک ہلچل مچا رہا ہے۔ نیک طبیعتوں پر اس کے ذریعہ فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔ اور ان کو اسلام و احمدیت کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں اس پروگرام کے ذریعہ نیک رُوحیں حلقہ بگوشِ احمدیت ہو رہی ہیں وہاں دعوتِ حق پہنچانے کے لئے احمدیوں میں بھی ایک جوش اور ولولہ ہے اور وہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اب تک لاکھوں روپے اور احمدی مستورات اپنے قیمتی زیور تحفہ کے طور پر اپنے امام کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے گویا یہ سال تحفوں کی موسلادھار بارش کا سال ہے۔

ایسے میں ہم اُن سب لوگوں کے لئے جو احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں یا جو طالبانِ حق ہیں نہایت نرمی اور محبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ پیش کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دِلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷)

آخر میں ہم حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پر اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

پیارے آقا کے نام

ہوا کے دوش پہ آتے ہیں سب پیغام تیرے
خلوصِ دل سے ہم مانتے ہیں سب احکام تیرے
تری زباں میں عجب تاثیر اور رس ہے
بشوقِ خطبہ ترا سُنتے ہیں سب خُدام تیرے
ہجر کے ماروں کا بھی شوقِ دید پورا ہُوا
وصل کے بھوکوں کو ملتے ہیں نان و جام تیرے
فضا ہیں تجھ کو ہے مولیٰ نے کیسی شاں بخشی
جل رہے ہیں عدو یہ دیکھ کر اکرام تیرے
تیری آواز پہ قدغن تھی دیس میں اپنے
کسے ہے تاب کہ روک لے پیام تیرے
انعام تجھ کو جو بخشے ہیں حق تعالےٰ نے
کون ہے تجھ سے جو چھین سکے انعام تیرے
عطا کرے گا خُدا تجھ کو تختِ یوسفؑ بھی
شش جہت میں اک دن لہرائیں گے اعلام تیرے

(خواجہ عبدالمومن - اوسلو - ناروے)

خطبہ جمعہ

امسال تحریک جدید کو ہر پہلو سے مثالی بنانے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا فرمائیں

چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو عمومی طور پر جماعت کے لئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے

دنیا بھر کی جماعتیں اچھی طرح سمجھ لیں کہ نئے احمدیوں کو اب تحریک جدید کے چندہ میں بھی شامل کرلیں چاہے کوئی کتنی تھوڑی رقم بھی ادا کرنا چاہے اس کو قبول کرلیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵؍نبوت ۱۳۷۲ہش ۵؍نومبر ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیات کریمہ نمبر ۲۶۹ تا ۲۷۳ کی تلاوت فرمائی۔

"اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَ اللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝"

بعدہ حضور انور نے فرمایا:۔

آج میں

تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان

کرتا ہوں۔ ۱۹۳۴ء سے جب سے تحریک جدید قائم ہوئی ہے آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر ۵۹ سال پورے ہوتے ہیں اور اب تحریک جدید ساٹھویں سال میں داخل ہو رہی ہے اور اسی حساب سے آج ہم دفتر اول کے ساٹھویں سال میں داخل ہوں گے۔ دفتر دوم میں ۴۹ سال پورے ہو چکے ہیں اور دفتر دوم اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس سال میں داخل ہوگا۔ دفتر سوم کے ۲۸ سال پورے ہو چکے ہیں اور انتیسویں میں داخل ہو رہا ہے دفتر چہارم کے آٹھ سال پورے ہو چکے ہیں اور اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔

۱۹۴۶ء سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مختلف دفاتر خصوصیت کے ساتھ مختلف تنظیموں کے سپرد کئے تھے۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں دفتر اول کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انصار اللہ کے سپرد فرمایا اور بعد ازاں دفتر دوم کو ۱۸؍جنوری ۱۹۵۰ء کو خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا۔ آپ کے الفاظ یہ تھے:۔

"تحریک جدید دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے"

دفتر سوم کے متعلق میں نے ۱۹۸۲ء میں یہ اعلان کیا تھا کہ یہ کام بھی خصوصیت سے لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور دفتر چہارم کو کسی اور ذیلی تنظیم کی خصوصی تحویل میں دینے کا تو کوئی اعلان نہیں ہوا لیکن چونکہ یہ آخری دفتر تھا اور اس میں زیادہ تر بچے شامل تھے اس لئے یہ خود بخود انصار اللہ کے ساتھ منسلک ہو گیا کیونکہ انصار اللہ کی تربیت میں بچوں کی تربیت بھی خصوصیت سے داخل ہے۔ بہرحال اگر پہلے باقاعدہ اعلان نہیں بھی ہوا تو اس اعلان کے ذریعہ میں اسے بھی انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے ایک اور بھی تحریک فرمائی اور وہ یہ تھی کہ نو مبائعین کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہوگی۔ اس پہلو سے یہ اعلان آج کے حالات میں تو ایک غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں نئے احمدی بن رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں غیر قوموں سے غیر مذاہب سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ رفتار آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کرے گی اور بڑھتی چلی جائے گی۔ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ انصار اللہ پر یہ ساری ذمہ داری عائد کرنا شاید ان کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اس لئے مناسب یہی ہوگا کہ اس میں اتنی ترمیم کر لی جائے کہ آئندہ سے نو مبائعین کو تحریک جدید کے چندے میں شامل کرنے کی ذمہ داری اُن تنظیموں کی ہوگی جن تنظیموں کے افراد جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر خواتین اور بچیاں داخل ہو رہی ہیں تو لجنہ کا کام ہوگا کہ ان کو تحریک جدید میں شامل کرے۔ اگر ۴۰ سال سے اوپر کے دوست شامل ہو رہے ہیں تو انصار کا کام ہوگا اور اگر ۱۵ اور ۴۰ کے درمیان ہیں تو وہ خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ اطفال الاحمدیہ کو حسب سابق بے شک انصار اپنے ساتھ رکھیں لیکن اس میں ایک فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بچے جو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں باقاعدہ داخل ہوتے ہیں وہ لڑکے ہوں تو خدام الاحمدیہ کے سپرد ہوتے ہیں اور اگر بچیاں ہوں تو لجنہ کے سپرد ہوتی ہیں۔ اس لئے اس تفریق کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وضاحت کر دینی ضروری ہے کہ انصار اللہ کے سپرد وہ بچے ہوں گے جو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے کم عمر کے بچے ہیں یعنی پیدائش کے بعد سے لے کر سات سال کی عمر تک جب تک کہ وہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں داخل نہیں ہو جاتے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں داخل ہونے کے بعد وہ باقاعدہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر پہلے کوئی ایسا اعلان ہوا تھا

جس سے غلط فہمی ہوئی ہو تو اسے کالعدم سمجھیں

نئی صورتحال

یہ بنی ہے کہ دفتر اوّل جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ مجلس انصاراللہ کی ہی خصوصی ذمہ داری رہے گی۔ اسی طرح دفتر دوم مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری رہے گی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی خصوصی ذمہ داری رہے گی۔ جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے یہ انصار اللہ کے سپرد ہے لیکن اس کے ساتھ یہ وضاحتیں کی جا رہی ہیں کہ جو چھوٹے بچے ہیں وہ انصاراللہ کے سپرد اور جو باقاعدہ اطفال کی تنظیم میں داخل ہو چکے ہیں وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد اور تمام نو مبائعین جو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے وہ اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے اور ان کے سپرد ہوں گے۔ یہ بہت وسیع کام ہے اور بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ بیان کرنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف اجتماعات ہو رہے ہیں اور جو شروع ہو چکے ہیں یا ہونے والے ہیں آج ہو رہے ہیں یا پہلے سے شروع ہیں یا کل شروع ہوں گے ان سب کو ان کے زمانے کے لحاظ سے اکٹھا کر کے میں آج ان کے متعلق اعلان کرتا ہوں کیونکہ ان سارے اجتماعات میں شمولیت کرنے والے اس بات کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں کہ ان کا نام میری زبان پر جاری ہو اور ساری دنیا کے احمدی اس نام کو سن کر ان کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔

سب سے پہلے کل سے شروع ہونے والے وہ اجتماع جو آج تک جاری ہیں اور آج غالباً اس خطبہ کو سن کر وہ اختتام پذیر ہوں گے ان میں جماعت احمدیہ ضلع اوکاڑہ کا جلسہ سالانہ ہے جو کل سے شروع ہوا ہے۔ مجلس انصاراللہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور کے سالانہ اجتماعات بھی کل سے شروع ہوئے ہیں۔ یہ تینوں آج انشاء اللہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوں گے۔

آج مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ ضلع سرگودھا کا اجتماع ہو رہا ہے۔ یہ آج اس رنگ میں ہمارے ساتھ افتتاح میں شامل ہو جائیں گے یا ہم ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

BRONG AHAFO یہ گھانا کا ایک ریجن ہے وہاں کی تمام جماعتوں کا جلسہ سالانہ آج ۵ نومبر سے شروع ہو رہا ہے اور کل اختتام پذیر ہوگا۔ اڑیسہ ہندوستان کی جماعت کا صوبائی اجتماع آج ۵ نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ ۷ نومبر تک جاری رہے گا۔ مجالس انصاراللہ کولون ریجن جرمنی کا سالانہ اجتماع کل ۶ نومبر کو منعقد ہوگا اور WAHMANUL ISLAND (وَنُوَا اَلِیُوٹو) جزیرہ نجی کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ کل ۶ نومبر سے شروع ہو رہا ہے دو دن جاری رہے گا اور ۷ نومبر کو اختتام پذیر ہوگا۔

ان سب نے اپنے اپنے لئے خصوصی پیغام کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔ ان کا پیغام وہی ہے جو آج خطبہ کا موضوع ہے اور میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد جو کسی نہ کسی تنظیم سے منسلک ہیں ان کے سپرد تحریک جدید کے چندوں کی خصوصی ذمہ داری کی گئی ہے یہ سب اس وقت میرے مخاطب ہیں۔ ان اجتماعات میں شامل ہونے والے اور ان مجالس سے تعلق رکھنے والے دنیا بھر کے سارے احمدی افراد اس وقت میرے مخاطب ہیں اور آپ سب کے لئے پیغام یہ ہے کہ امسال تحریک جدید کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا فرمائیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک

مالی رپورٹ

کا تعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۶۱ ملکوں کی جو رپورٹس آ چکی ہیں ان کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر کے وعدہ جات سال ۹۳-۹۴ء چار کروڑ ۵۵ لاکھ ۳۹ ہزار ۴۴۲ روپے تھے اور وصولی ۴ کروڑ ۸۸ لاکھ ۱۲ ہزار ۳۲۵ روپے ہے۔ یہ رپورٹ پاکستانی روپوں میں مرتب ہوئی تھی جس کا اسٹرلنگ (پاؤنڈ) میں متبادل یہ ہے کہ تمام دنیا کے چندہ دہندگان جو ۶۱ مالک کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی طرف سے ۱۰ لاکھ ۷۸ ہزار ۸۳۶ پاؤنڈ کے وعدے موصول ہوئے تھے اور وصولی اللہ کے فضل سے ۱۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۹۱۹ پاؤنڈ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اب ملکوں کے لحاظ سے جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے اور گزشتہ سال ۱۳۵ ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں چندوں کے لحاظ سے ابھی تربیت مکمل نہیں ہوئی۔ تربیت تو کبھی کسی لحاظ سے مکمل نہیں ہوا کرتی لیکن مطلب یہ ہے کہ اتنا آغاز بھی نہیں ہوا کہ وہ ہر چندے کو پہچان لیں اور اس میں شمولیت اختیار کریں۔ اس لئے نئے ممالک میں اس وقت تک میری ہدایات یہی تھیں کہ چندہ عام کی طرف توجہ دلائی جائے اور شرح بھی بے شک نسبتاً ہلکی رکھی جائے۔ عام طور پر وہ احمدی جو خدا کے فضل سے احمدیت میں جذب ہو جاتے ہیں اور ثبات قدم اختیار کر جاتے ہیں ان کو کم از کم ۱/۱۶ ہر مہینے دینا ہوتا ہے یا جب بھی آمد ہو اس کا ۱/۱۶ دینا ہوتا ہے لیکن جو کمزور ہیں یا مالی لحاظ سے جن پر ذمہ داریاں ہیں اگر وہ مجھے لکھیں تو میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق جتنا بھی وہ خوشی سے دے سکتے ہیں وہ قبول کیا جائے گا۔ نئے ملکوں کی جماعتوں کے متعلق یہ عمومی ہدایت ہے کہ جو لوگ ان کی تربیت پر مامور ہیں وہ شروع میں ان کو صرف چندے کی عادت ڈالیں اور شرح پر زیادہ زور نہ دیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب چندوں کا آغاز فرمایا تھا تو اس وقت کوئی شرح مقرر نہیں تھی بلکہ یہ اعلان فرمایا تھا کہ ہر شخص اپنے اخلاص اور توفیق کے مطابق جس حد تک کوشش کر سکتا ہے مالی جہاد میں شمولیت کی کوشش کرے اور اپنے اوپر کچھ ضرور فرض کر لے لیکن جب فرض کرے تو اس کی پابندی ضرور اختیار کرے۔ یہی پالیسی نئی جماعتوں کے لئے تھی اور ہے یعنی جہاں ابھی پوری طرح نظام جماعت گہرے طور پر مستحکم نہیں ہوا وہاں کی جماعتیں جن لوگوں کے سپرد ہیں وہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی نصیحت کے مطابق ان سے چندہ ضرور لیں لیکن شرح مقرر نہ کریں۔ اور جب توفیق جس نے جو چندہ دینا ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو وہ اپنے اوپر فرض کر لے اور پھر وہ ضرور ادا کرے جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ساری جماعتوں کا یہ شعار بن جائے گا اور ساتھ ہی تحریک جدید کے متعلق ان کو کچھ نہ کچھ سنانا شروع کر دیں کیونکہ چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو خصوصی طور پر جماعت کے لئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے کیونکہ اس کا تعلق ساری دنیا میں اشاعت اسلام سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اس اعلیٰ مقصد کے لئے وقف ہے پس آج جو میں یہ نئی ہدایت دے رہا ہوں اسے دنیا بھر کی جماعتیں اچھی طرح سمجھ لیں۔ جہاں پہلے چندے کے معاملہ میں نرمی اختیار کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دلچسپی کر کے نئے احمدیوں کو چندوں سے واقفیت کرائی جاتی تھی اور ان کو آہستہ آہستہ ان باتوں کا عادی بنایا جاتا تھا ان کے لئے یہ نئی ہدایت ہے کہ تحریک جدید کے چندے کو بھی اب وہ اس میں شامل کر لیں اور جو چاہے کوئی کتنی تھوڑی رقم بھی ادا کرنا چاہے اس کو اس طرح قبول کر لیں۔

تحریک جدید کے لئے جو کم سے کم معیار ہم نے مقرر کیا ہوا ہے۔ مثلاً پاکستان میں اگر وہ ۱۲ روپے ہے یا ۱۱ روپے (مجھے یاد نہیں) لیکن جتنا بھی ہے کم سے کم جو معیار مقرر کیا ہوا ہے اس کے متبادل اگر کوئی ایک شخص چندہ نہیں دے سکتا تو دو تین چار پانچ کو، پورے خاندان کو اس چندے میں شامل کرلیں۔ سال میں ایک دفعہ دینا ہے۔ اگر اس طرح ایک دفعہ چندہ دینے کی عادت پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں آئندہ بہت برکت پڑتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ تحریک جدید کے چندے کے آغاز کے بعد جماعت کے دوسرے چندوں پر بھی غیر معمولی اثر پڑا تھا کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسی تحریک نہیں تھی کہ چھوٹے بچے کم سنی میں چندوں میں شامل ہوتے۔ ہر کمانے والا چندہ دیتا تھا اور بسا اوقات اس چندے سے ان کی بیویاں بھی ناواقف رہتی تھیں بچے بھی ناواقف رہتے تھے بلکہ جہاں تربیت کی کمی تھی وہاں بیویاں چونکہ خود قربانی نہیں کرتی تھیں اس لئے بعض بیویاں خاوندوں کی قربانیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھیں اور اپنی اولاد کے دل میں بھی اس سلسلہ میں وسوسے پیدا کیا کرتی تھیں۔ نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ اس کا بعض علاقوں میں بہت بھاری نقصان پہنچا اور اچھے مخلص قربانی کرنے والے والد کے بچے مال کے [illegible] پیچھے رفتہ رفتہ سرکتے ہوئے جماعت سے دور ہونے لگے کہ بیوی کی پیار کی نظر اس پیسے پر ہوتی تھی جو خاوند اس کے ہاتھ پر رکھتا تھا اور پریشانی اور گھبراہٹ کی نظر اس پیسے پر ہوتی تھی جو وہ جماعت کو پیش کرتا تھا۔ چونکہ بیوی کو شامل کرنے کی کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی جاتی تھی اس لئے چندہ دینے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اس سے وہ بیویاں بیچاری محروم رہیں اور اس زمانہ میں یہ نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے۔ پھر بچے بھی ہاتھ سے نکل گئے لیکن تحریک جدید کے آنے کے بعد حیرت انگیز طور پر جماعت کے مالی نظام کو تقویت ملی کیونکہ خواتین اس میں شامل ہونا شروع ہوئیں اور ایک دفعہ اگر خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے تو اس سے اتنا لطف آتا ہے اور آئندہ مالی قربانی کے لئے انسان کو اس طرح طاقت ملتی ہے کہ جتنا دیتا ہے آئندہ اس سے زیادہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک چندہ دیتا ہے تو دوسرے چندوں میں بھی ادائیگی کی تمنا پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس پہلو سے تحریک جدید نے ایک غیر معمولی اہم خدمت سرانجام دی ہے اور اسی لئے میں دنیا کی ساری جماعتوں میں تحریک جدید کو رائج کرنے کی ہدایت دے رہا ہوں۔ نئی جماعتوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی اللہ کی راہ میں چندہ دینے کی عادت پڑے گی۔ خواہ وہ بالکل معمولی رقم ہو۔ یہ بحث نہیں ہے کہ کتنی ہے۔ اتنی معمولی بھی ہو کہ عام دنیا کی نظر میں اس کی کوئی قیمت نہ ہو لیکن جو شخص معمولی رقم سے بھی قربانی شروع کرتا ہے یہ ہمارا تجربہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ اسے مزید قربانی کی توفیق ضرور ملتی ہے اور مزید نیکیوں کے لئے اس کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ پس اس پہلو سے تحریک جدید کو جو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آنی ضروری ہیں اور بچوں کو شامل کرنے کی کوشش شروع ہو جانی چاہیے۔

ہمارے ہاں کا جو مرکزی نظام ہے

اس کا فرض ہے کہ ان جماعتوں کے علاوہ وہ جماعتیں جن کی رپورٹیں نہیں آتیں لیکن وہاں نظام جماعت قائم ہے ان کو بار بار توجہ دلائیں اور ان سے کہیں کہ آپ کی وجہ سے ایک خفت ہوتی ہے۔ وہ رپورٹ جو شامل نہیں ہوتی۔ اس کا ذکر بھی نہیں آتا اور قربانی کے لحاظ سے جماعت کا عمومی تاثر مجروح ہوتا ہے۔ پس آپ کو چاہیے کہ وقت کے اوپر اپنی رپورٹیں بھجوایا کریں اور وہ ممالک جن کی جماعتیں ابھی تک شامل نہیں ہوئیں ان کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے باقاعدہ یاد دہانی کی جد و جہد شروع کردیں اور جو بھی نظام وہاں مقرر ہے اس کو استعمال کریں۔

اگر وہ ممالک ابھی بعض دوسرے ممالک کے پروں کے نیچے ہیں اور ان سے تربیت حاصل کر رہے ہیں تو ان ممالک کو توجہ دلائیں کہ وہ ان ممالک میں خصوصیت سے قربانی کی روح پیدا کرنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک آپس کی دوڑ کا تعلق ہے میں اس کا اس لئے ذکر کیا کرتا ہوں کہ استباق فی الخیرات قرآن کریم نے ہمارا نصب العین مقرر فرمایا ہوا ہے۔ سبقت فی الخیرات کا مطلب ہے: اچھی چیزوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ یہ بہت اہم پہلو آپ کے پیش نظر رہنا چاہیے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے کبھی کسی مذہب نے اپنے متبعین کے لئے یہ نصب العین مقرر نہیں فرمایا۔ اس پہلو سے اسلام ایک حیرت انگیز استثنائی شان رکھتا ہے۔ جس میں دنیا کا کوئی اور مذہب شریک نہیں۔ اچھے سے اچھے مختلف نصب العین یعنی MOTTOS مقرر کئے جاسکتے ہیں کہ ہم تمہارے سامنے یہ مقصد رکھتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لئے دوڑ لگاؤ اور کوشش کرو۔ یہ نصب العین! سوچیں کہ زندگی کے ہر دائرے پر حاوی ہو گیا ہے۔ ہر اچھی بات میں ہر نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ حیرت انگیز دوڑ ہر وقت جاری ہے۔ ہر گھر میں ہے۔ ہر وجود کے اندر اس کا احتمال موجود ہے اور انسانی زندگی نیکیوں کے لحاظ سے سینکڑوں ہزاروں حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ پس کوئی بھی نیکی ہو جہاں کسی اور شخص کو آپ ایک اچھا کام کرتا دیکھیں وہاں یہ تحریک دل میں پیدا ہونی چاہیے کہ میں اس معاملہ میں اس سے آگے بڑھوں اور یہ انفرادی تحریک جب اجتماعی تحریک میں بدلتی ہے تو نیکیوں کا ایک سمندر بلکہ مواج سمندر بن جاتا ہے یعنی اس جوش کے ساتھ لہریں اٹھتی ہیں اور اتنا حیرت انگیز ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہر ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ خوبصورتی آپ کو اسلام کے سوا اور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ پس اس معاملہ میں بھی آپ کو یہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جب میں اعلان کرتا ہوں کہ فلاں جماعت فلاں سے آگے نکل گئی یا اس وقت بڑی جماعتوں کا یہ حال ہے تو اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ باقی جماعتوں کو تحریک ہو کہ وہ ان سے آگے نکلنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کی تحریک ہو اور دعا کی تحریک بھی دو پہلو رکھتی ہے۔ جو سبقت لے گئے ہیں ان کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نیکیوں کی سبقتیں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لئے یہ دعا کہ اگر ان کی پوری صلاحیتیں استعمال نہیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پوری صلاحیتیں استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر وہ اگلوں سے آگے نکل جائیں تو پھر اللہ کا فضل ہے۔ پس میں نے یہ دعا نہیں کہی کہ ان کے لئے یہ دعا کرو کہ پہلوں سے آگے نکل جائیں کیونکہ ان کے لئے تو پہلے آپ یہ دعا کر چکے ہیں کہ اللہ انہیں سبقتیں قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔ ورنہ تو دعاؤں میں تضاد پیدا ہو جائے گا۔ میں نے یہ دعا کہی ہے کہ باقیوں کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پوری صلاحیتیں کما حقہ استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ ہر ایک کے اندر POTENTIALS ہوتے ہیں جو ابھی استعمال نہیں ہوئے ہوتے۔ پھر اللہ کی شان ہے، اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ سبقت عطا فرما دے۔ پھر وہ آگے نکل جائیں تو وہ بھی آپ کی دعا کا فیض پانے والی ہونگی۔ پہلے اگر اپنی سبقت کو سلامت رکھیں اور محفوظ رکھیں تو وہ بھی آپ کی دعا کا فیض پانے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ اس پہلو سے یہ اعلان جو میں کرنے لگا ہوں یہ جماعت میں نیکیوں کو بڑھانے اور نیکیوں کو ہر طرف فروغ دینے کا سبب بنے۔

گذشتہ مرتبہ جب میں نے اعلان کیا کہ عام چندوں میں جرمنی پاکستان کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو پاکستان کو بہت تکلیف پہنچی تھی لیکن اب میں اہل پاکستان کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو تحریک جدید میں حسب سابق دنیا میں سب سے

آگے رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کوئی ملک ان سے یہ جھنڈا نہیں چھین سکا۔ ان کے چندوں کا کل مجموعہ ۲ لاکھ ۹۱ ہزار ۱۹۹ پاؤنڈ بنتا ہے۔ جرمنی کی جماعت دوسرے درجہ پہ کچھ عرصہ سے چلی آ رہی ہے لیکن فاصلہ کم کر رہی ہے اس لئے میں پاکستان کی جماعتوں کو متنبہ کر دیتا ہوں کہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہیں دی گئی۔ یاد رکھ لینا کہ ان کا فاصلہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے وہ دو لاکھ چوالیس ہزار ۴۴۴ تک پہنچ گئے تھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان کو اور زیادہ آگے بڑھنے کی توفیق ملے اور جرمنی کو اپنی پوری صلاحیتیں استعمال کرنے کی توفیق ملے اور پاکستان کی جو صلاحیتیں استعمال نہیں ہوئیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امریکہ مالی قربانی میں مسلسل آگے آ رہا ہے۔ اگرچہ مجھے یہ یقین ہے اور امیر صاحب امریکہ گفتگو کے دوران مجھ سے اس معاملہ میں متفق رہتے ہیں کہ ابھی امریکہ کی بہت سی ایسی صلاحیتیں ہیں جو خوابیدہ حالت میں ہیں اور اگر وہ ساری بروئے کار آ جائیں اور جاگ اٹھیں تو ہو سکتا ہے کہ امریکہ دنیا میں سب سے آگے نکل جائے مگر سر دست امریکہ کو تیسرا درجہ حاصل ہے۔ اگرچہ وقف جدید میں یہ اول آ چکا ہے لیکن تحریک جدید میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۷۰۷ پاؤنڈ چندہ دے کر یہ تیسرے نمبر پر ہے۔ یو کے جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قربانیوں میں مسلسل ترقی کر رہی ہے اور بڑا متوازن قدم ہے۔ ان کا چندہ ایک لاکھ ۱۵ ہزار پاؤنڈ تھا اور یہ چوتھے نمبر پر ہیں۔ کینیڈا ابھی اپنی پانچویں پوزیشن کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ۳۱ ہزار ۲۱۷ پاؤنڈ ان کا چندہ تھا۔ انڈونیشیا میں اللہ کے فضل سے جلد جلد ترقی ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے وہ مختلف چندوں میں بڑی باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں اور مسابقت کی رو سے وہ پہلے سے زیادہ اپنے سے اگلوں کے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا چندہ ۵۳ ہزار ۱۱۹ پاؤنڈ ہے۔ جاپان کی جماعت بہت چھوٹی ہے لیکن مالی قربانیوں میں ماشاء اللہ بہت ہی نمایاں کردار ادا کرنے والی ہے۔ ان کا چندہ ۲۲ ہزار ۵۴۴ تھا اور ساتویں پوزیشن ہے۔ ماریشس کی جماعت بھی بڑی ہوشمندی کے ساتھ آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ ۱۹ ہزار ۱۹۰ چندہ دے کر آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔

ہندوستان میں غربت بہت ہے اور اگرچہ جماعت کی تعداد کینیڈا، انڈونیشیا، جاپان وغیرہ سے بہت زیادہ ہے لیکن غربت کی وجہ سے ان کا چندہ صرف ۱۷ ہزار ۵۳۶ پاؤنڈ تھا اور یہ بھی ان کے حالات کے لحاظ سے اللہ کے فضل سے بہت کافی ہے۔ سوئٹزرلینڈ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود تحریک جدید کے چندے میں غیر معمولی مقام رکھتی ہے۔ کل عالمی چندے کے لحاظ سے ان کی دسویں پوزیشن ہے یعنی ۱۴ ہزار ۶۲۸ پاؤنڈ لیکن جب فی کس قربانی کی بات کریں تو سوئٹزرلینڈ کی جماعت دنیا میں سب سے آگے نکل گئی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں ۱۴،۶۲۸ پاؤنڈ صرف ۱۰۲ چندہ دہندگان نے دیئے ہیں۔ مجھے اس پر یہ شبہ پڑا تھا کہ شاید انہوں نے بچوں کو شامل نہ کیا ہو تاکہ ان کا فی کس چندہ بڑھ جائے۔ اس چیز پر اچھی طرح تسلی کروائی اور امیر جماعت نے تصدیق کی ہے کہ اس چندے میں عورتیں، بچے، نہ کمانے والے سارے شامل ہیں۔ اس پہلو سے ۱۰۲ حصہ لینے والوں کی اوسط ۱۴۳ پاؤنڈ فی کس چندہ بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز طور پہ غیر معمولی اونچا مرتبہ رکھتی ہے۔

جاپان جو پہلے اول ہوا کرتا تھا اس دفعہ سوئٹزرلینڈ نے کوشش کر کے انہیں پیچھے چھوڑا ہے۔ گزشتہ سال جب میں نے جاپان کے متعلق اعلان کیا تھا تو سوئٹزرلینڈ کی طرف سے احتجاج آئے تھے کہ نہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آگے تھے لیکن تحقیق کرنے پر پتہ چلا تھا کہ سوئٹزرلینڈ پیچھے رہ گیا ہے تو اس دفعہ انہوں نے کچھ زیادہ ہی غیرت دکھائی ہے اور زور لگا کر جاپان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ جاپان کے اوپر اندر بھی بہت سارے چندوں کی ذمہ داریاں ہیں جو سوئٹزرلینڈ پر نہیں ہیں۔ ہر چندے میں وہ اپنی تعداد کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرنے والے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر ان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے اور سوئٹزرلینڈ کو بیشک آگے رہنے دیں کیونکہ اس دفعہ مسجد کی تعمیر کا جو چندہ ان پر ڈالا گیا تھا وہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر انہوں نے سوئٹزرلینڈ کو پیچھے چھوڑنے کی خاطر یہاں توفیق سے بڑھ کر دے دیا تو دوسرے چندے متاثر ہو جائیں گے۔ اس لئے قربانی کا جو معیار اب ہے اسے بے شک اتنا ہی قائم رکھیں لیکن مسجد کی تعمیر کے لئے وہ خصوصیت سے توجہ دیں۔ وہاں زمین سب سے مہنگی ہوتی ہے لیکن اللہ کے فضل کے ساتھ ٹوکیو کے پاس ایک بہت اچھی زمین مل گئی ہے اور ان کو فوری طور پر جتنا قرض درکار تھا وہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ امید ہے خدا کے فضل سے وہ سودا اب تک ہو چکا ہوگا۔ بقیہ تین سال انہوں نے قرض بھی واپس کرنا ہے اور مسجد اور مشن کی عمارت بھی خود بنانی ہے۔

بیلجیئم کی جماعت بھی اللہ کے فضل سے تیز قدموں سے آگے بڑھ رہی ہے۔ تبلیغ کے میدان میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے اعلان کیا تھا ماشاء اللہ انہوں نے توقع سے بڑھ کر چابک دستی دکھائی ہے اور ہوشیاری سے کام کیا ہے دعاؤں سے کام لیا ہے اور خدا نے پھل بھی خوب دیئے۔ مالی لحاظ سے بھی یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ ان کی اوسط ۱۲۹ فی کس ہے اور بیلجیئم کے حالات کے لحاظ سے یہ بہت اچھی اوسط ہے۔ ان کا تیسرا نمبر ہے۔ امریکہ کی اوسط ۱۱۸ پاؤنڈ بنتی ہے اور ان کا نمبر چوتھا ہے۔ فرانس کی اوسط ۹۰ پاؤنڈ ہے اور ان کا پانچواں نمبر ہے۔ ان کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں جن میں چندہ دہندگان تھوڑے ہیں اس لئے ان کو شامل نہیں کیا گیا۔ ان میں سے تھائی لینڈ، فلسطین، کوریا، گوئٹے مالا، لیتھوانیہ کی اوسطیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہیں۔

موازنے کی فہرستوں میں اب تک آپ نے شاید سوچا ہو کہ افریقہ کا نام نہیں آیا۔ افریقہ میں غربت بہت زیادہ ہے اور بہت سے ممالک ایسے ہیں جو شدید اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں لیکن اخلاص میں کمی نہیں ہے۔ اگر ان کا نام ان فہرستوں میں نہیں آیا جن فہرستوں میں بڑے بڑے چندے دینے والے ملکوں کا ذکر ہوا ہے تو اس میں افریقہ کا قصور نہیں لیکن مالی قربانی کی طرف توجہ کا جہاں تک تعلق ہے اس کا اندازہ آپ کو اس بات سے ہو جائے گا کہ اپنی

قربانی میں فی صد اضافہ کرنے کے لحاظ سے

دنیا بھر میں سب سے آگے زیمبیا ہے جو افریقہ کا ملک ہے اور تیسرے نمبر پر غانا ہے۔ یہ بھی افریقہ کا ملک ہے۔ پھر ساتویں نمبر پر گیمبیا آتا ہے اور دسویں نمبر پر تنزانیہ۔ پس وہ پہلی دس جماعتیں جنہوں نے سال گزشتہ میں جو اب ختم ہو رہا ہے اپنے پچھلے چندے سے غیر معمولی اضافے کے ساتھ حصہ لیا تھا ان میں چار افریقن ممالک کو خدا کے فضل سے جگہ ملی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس امتیاز کو وہ آئندہ بھی قائم رکھیں گے اور باقی افریقن ممالک جن کا ذکر نہیں ملا وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل کے ساتھ کم سے کم تناسب کے لحاظ سے آگے بڑھنے کی فہرستوں میں شامل ہو جائیں گے۔ میں یہاں دعا کا یہ اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ افریقہ کے اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے حسب توفیق کوشش کر رہی ہے اور مختلف قسم کی ایسی سکیمیں جاری ہیں جن کے ذریعہ افریقہ کی اقتصادی حالت کو اس نقطۂ نگاہ سے بہتر بنایا جا رہا ہے کہ وہاں کا پیسہ وہاں سے نکل کر باہر نہ جائے بلکہ باہر سے پیسہ وہاں خرچ ہو اور پھر وہیں استعمال ہو اور جو کچھ منافع ملیں ان کو دوبارہ افریقہ کی بہبود کے لئے ہی استعمال کیا جائے۔

جب میں افریقہ کے دورہ پر گیا تھا تو میں نے جماعت کی طرف سے ان سے یہ وعدہ کیا تھا اور کہا تھا کہ میں جماعت عالمگیر کی طرف سے آپ سے

وعدہ کرتا ہوں کہ وہ دور جو آپ کے خون چوسنے کا دور تھا جماعت احمدیہ اس کا رُخ پلٹے گی اور کم سے کم ایک عالمگیر جماعت ضرور ایسی پیدا ہو چکی ہے جو آپ کی خدمت کے لئے آگے آ رہی ہے اور جو باہر سے پیسہ افریقہ میں بھیجے گی بجائے اس کے کہ افریقہ کا پیسہ نکال کر باہر بھجوائے تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر ان کی اقتصادی حالت کو بھی بہتر بنانے کی توفیق ملے ہزار لاکھ دوسرے ایسے ذرائع ہیں جن تک ہماری دسترس نہیں، ہم پہنچ ہی نہیں سکتے انہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے افریقہ کے لیے مسخر فرما دے اور ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ان کی اقتصادی حالت کو بہتر کر دے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ کرتا ہوں جن کی میں نے تلاوت کی تھی کیونکہ اس میں

مالی قربانیوں کا فلسفہ

بیان ہوا ہے اور مالی قربانیوں سے متعلق مختلف نصیحتیں فرمائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ
وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا۔

کہ دیکھو! شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ ان دو چیزوں کا کیا تعلق ہے۔ پہلے اس پر غور فرمائیں۔

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو ایک طرف یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لو۔ ساری دنیا میں تبلیغ کا جال پھیلانا مقصود ہے اس لئے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ ہر قسم کی فحشاء سے بچو دنیا کے ہر قسم کے عیش و طرب کے سامانوں سے احتراز کرنے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جو تم پر جائز ہے اس میں بھی محض اس حد تک حصہ لو جتنا بہت ضروری ہو۔ حلال کو حرام تو نہیں فرمایا لیکن فرمایا کہ حلال سے پورا استفادہ نہ کرو کیونکہ تمہیں خدا کی خاطر روپے کی ضرورت ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ جو قومیں فحشاء میں مبتلا ہوں ان سے مالی قربانی کی توفیق چھین لی جاتی ہے فحشاء کا مطلب ہے دنیا کی لذتوں میں حصہ لینے کی دوڑ میں انسان ایسی بد رسمیں اختیار کر جائے جو پھیلنا شروع ہو جائیں جو وبائی رنگ اختیار کر لیں اور کھلم کھلا بدیوں کی دوڑ شروع ہو جائے۔ اب آپ دیکھیں کہ جہاں کھلم کھلا بدیوں کی دوڑ ہو وہاں الا ماشاء اللہ ہمیشہ انسان کی کمائی اس کی ضرورتیں پوری کرنے سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ میں اس ماڈل کی کار لوں۔ دل چاہتا ہے کہ میں اس قسم کے نئے ویڈیوز خریدوں۔ اس قسم کے عیش و عشرت میں حصہ لوں اور ایسی ایسی سیریں کروں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور شراب و کباب اور ناچ گانے کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ جتنا بھی زیادہ ہو اتنا ہی یہ لوگ اس میں مزید مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن قوموں کو یہ لتیں پڑ جائیں اور ان کے ہاں ان باتوں کو زیادہ اہمیت دی جائے ان کے بجٹ ہمیشہ ان کی ضرورت سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ پھر وہاں چوری چکاری ہوتی ہے۔ ڈاکے ڈالے جاتے ہیں DRUG ADDICTION کے ذریعہ CRIME بڑھتے ہیں اور ساری سوسائٹی دکھوں میں مبتلا رہتی ہے۔ قرض لے لے کر اپنا مستقبل تباہ کرتے ہیں اور اپنے حال کو اچھا بنانے کے لئے اپنے مستقبل کو سودے پر لگا دیتے ہیں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے ایک فقرے کے اندر بیان فرمایا ہے کہ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے لیکن فحشاء کی دعوت دیتا ہے۔ کتنی بڑی منافقت ہے۔ کتنی بڑی شیطانی ہے۔ جب تم خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگتے ہو تو ایک طرف تمہیں فقر سے ڈراتا ہے لیکن دوسری طرف فحشاء کی دعوت دے کر تمہارے فقر کا انتظام کرتا ہے اور اس بات کو پکا کر دیتا ہے کہ تم ہمیشہ اقتصادی لحاظ سے بد سے بد تر حال تک پہنچتے چلے جاؤ۔ پس فحشاء اور فقر کا یہ رشتہ قرآن کریم نے حیرت انگیز باریک نظر سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو فحشاء کی ہر قسم سے بچنے کی تلقین کے علاوہ زندگی کے جو جائز مزے تھے ان میں بھی کمی کرنے کی تلقین فرمائی۔ عورتوں سے کہا زیور پہننا تمہاری ضرورت ہے تمہیں اجازت ہے مگر خدا کی خاطر زیور بنانا اگر کم کر دو اور چندے بڑھا دو تو اور بھی اچھی بات ہے۔ امیروں سے کہا کہ تم نعمتیں استعمال کرو مگر خدا کی خاطر اپنے کھانوں میں تکلفات کم کر دو۔ اپنے کپڑوں میں تکلفات کم کر دو۔ اپنی روزمرہ کی سیر و تفریح میں تکلفات کم کر دو۔ ہر جگہ سے بچت کرو تاکہ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے اور جہاں تک خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کے ساتھ غربت کا خوف ہے اس کی اللہ تعالیٰ نفی فرماتا ہے۔ فرماتا ہے: شیطان جھوٹ بولتا ہے۔ جن باتوں کی شیطان تعلیم دیتا ہے ان میں غربت کا حقیقی خطرہ ہے لیکن خدا جس جگہ خرچ کرنے کی طرف تمہیں بلاتا ہے اس میں خدا اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ تم غریب نہیں ہو گے، پہلے سے بہتر حال میں جاؤ گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا۔ اللہ تم سے مغفرت کا بھی وعدہ فرما رہا ہے اور فضل کا وعدہ بھی۔ اس تعلق میں فضل کا مطلب یہ ہے کہ جتنا تم کما کر حاصل کرنے کے حقدار بنے ہو اس سے زیادہ تمہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ جب فضل فرماتا ہے تو عام حالات میں جتنا کمانا ہوتا ہے اس کی توقع سے بڑھ کر تمہیں عطا فرما دیتا ہے۔

مغفرت کا تعلق فحشاء سے ہے۔ فرمایا: جو کچھ کمزوریاں تم سے لاحق ہو گئی ہیں اگر تم خدا کی خاطر ان سے بچو گے تو خدا مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے۔ ان کا نقصان تمہیں نہیں پہنچے گا اور جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو میں مالوں میں کمی نہیں کروں گا بلکہ اضافہ کروں گا اور یہ ایک گہری حکمت کی بات ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے فقر اور فحشاء کی نسبت اگر آپ غور کریں تو یہ بہت ہی حکمت کا کلام ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ اس میں توجہ دلاتا ہے کہ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ: دیکھو! خدا جس کو چاہے حکمت عطا کرتا ہے۔ میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حکمت کے لئے چن لیا ہے۔ یُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ۔ یہ ان کو تعلیم بھی دیتا ہے اور حکمت بھی بتاتا ہے تو دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذریعہ کیسی پیاری پیاری حکمت کی باتیں تم تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ لیکن ہم جانتے ہیں کہ عقل والوں کے سوا کسی نے نصیحت نہیں پکڑنی

عقل اور حکمت کا کیا تعلق ہے

صاحب عقل ہی حکمت سے فائدہ اٹھایا کرتے ہیں۔ جن کو عقل نہ ہو ان کے لئے تو حکمت کی باتیں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ اس سے منہ موڑ کر دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔ ایک عقل ہے جو انسان کی اندرونی صفت ہے اور ایک حکمت ہے جو باہر سے پیغام بن کر اس کے ذہن پر یا دل پر اُترتی ہے تو فرمایا کہ جس طرح آنکھ اگر روشنی دیکھنے کی اہلیت رکھے تو روشنی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے، ایک اندھے کو تو روشنی فائدہ نہیں پہنچایا کرتی، اس طرح حکمت سے استفادہ کے لئے جو محمد رسول اللہ کے وسیلے سے تمہیں عطا کی جا رہی ہے تمہارے اندر بھی عقل کا ایک نور ہونا چاہیئے ہے تو تم حکمت سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ فرمایا:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ:

کہ دیکھو! تم جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا خرچ نہیں بھی کر سکتے مگر خرچ کی تمنا رکھتے ہو، نذر مان رکھی ہے کہ مجھے توفیق ملے تو میں یہ بھی خدا کی

راہ میں خرچ کروں۔ اس کی کیا جزاء ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے مال بڑھائے گا۔ یہاں سب سے اعلیٰ، سب سے افضل اور سب سے پاکیزہ جزاء بیان فرمائی ہے۔ فرمایا ہے: فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ: یاد رکھو! اللہ جانتا ہے۔ جس محبوب کی خاطر، جس پیارے کی خاطر تم قربانی دے رہے ہو اس کی اس پر نظر ہے اس سے زیادہ اور اس سے بڑھ کر اور جزاء ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ اگر کسی پیارے کے لئے کچھ خرچ کریں اور اس کو پتہ نہ لگے تو بے چین رہتے ہیں جب تک کہ اس کی نظر میں بات نہ آجائے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "نیتے پتر دا منہ کی چمنا" مائیں بھی کہتی ہیں کہ اگر بیٹے کو پتہ ہی نہیں لگا کہ کس نے منہ چوما ہے تو کیا فائدہ چومنے کا۔ جہاں تک اپنے اظہارِ محبت کا تعلق ہے چومنا ایک طبعی فعل ہے لیکن اس کے مقابل پر بھی تو ایک جواب چاہیئے۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ تم اگر خدا کی خاطر کر دو گے تو تمہارے لئے سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ اللہ کو پتہ ہے۔ کوئی قربانی کسی اندھیرے میں کسی وقت رات کو دنیا کی نظر سے الگ ہو کر چھپ کر تم خدا کی راہ میں کرتے ہو اور کرتے خدا کی خاطر ہو تو اسے پتہ لگ گیا ہے۔ تمہیں پھر اور کیا چاہیئے۔ پس چندہ دینے والے کے حق میں سب سے بڑی جزاء اللہ کی رضا ہے جو اس کے علم سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا: وہ تو اللہ جانتا ہے۔ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ: لیکن جو لوگ ظلم کرنے والے ہیں ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اب یہ بھی ٹھہر کر غور کرنے والی بات ہے۔ یہاں ظلم کرنے والے اور مددگار کا کیا تعلق تھا؟ بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی راہ میں چندہ دینے سے ڈرتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں اور بظاہر اپنا پیسہ بچا رہے ہیں لیکن کسی مشکل اور کسی مصیبت کے وقت کوئی ان کے کام نہیں آئے گا لیکن جو خدا کی خاطر خرچ کرنے سے ڈرتے نہیں ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ اپنی جانوں پر رحم کرتے ہوئے خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کو ضرور انصار مہیا ہوں گے۔ پس یہ

ایک خوشخبری

ہے جو بظاہر نفی کے رنگ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو ظلم کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو پھر خدا کی طرف سے کوئی مددگار نصیب نہیں ہوگا۔ لیکن تم جو کرتے ہو اس کا ایک جزاء تو یہ بیان کر دی گئی کہ اللہ جانتا ہے۔ وہ تمہیں پیار سے دیکھ رہا ہے۔ دوسرے اس کی یہ جزاء بیان کر دی گئی کہ جب بھی تم مشکل میں پڑو گے، جب بھی کوئی مصیبت واقع ہوگی یا تمہیں کسی مدد کی ضرورت ہوگی تو اللہ جو جانتا ہے کہ تم نے اس کی خاطر قربانیاں دی تھیں وہ تمہارے لئے انصار پیدا فرمائے گا۔ ایسے انصار بھی بعض دفعہ مقرر ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ جن پر خدا الہام کرتا ہے۔ وحی کے ذریعہ ان کو بتاتا ہے کہ فلاں کو ایک مدد کی ضرورت ہے چنانچہ آج بھی میں دیکھتا ہوں کہ کئی دفعہ کسی ضرورتمند کے لئے جو کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا اللہ تعالیٰ رؤیا میں کسی کو ہدایت فرماتا ہے کہ اس کو ایک چیز کی ضرورت ہے اور بعض دفعہ پھر مجھے وہ خطوط پہنچتے ہیں کہ ایک شخص ایسی رؤیا دیکھتا ہے کہ فلاں شخص کو فلاں چیز کی ضرورت ہے اور واقعۃً وہ ضرورتمند ہوتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان فرما دیتا ہے تو انصار کا مضمون جو ہے وہ محض اتفاقاً دنیا میں مددگار کا مضمون نہیں ہے بلکہ ایسے مددگار کا مضمون بیان ہو رہا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر فرمائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو الہاماً اور وحی کے ذریعہ آپ کی تائید پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد پر بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے افراد مامور فرمائے گئے جن کو خدا نے وحی کے ذریعہ فرمایا کہ اس شخص کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ پس وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ، اپنی جان پر ظلم کرنے والے وہ بیچارے ظالم ہی ہیں جن کے لئے

کوئی انصار مہیا نہیں کئے جاتے۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ: اگر تم کھل کر صدقات دو تو یہ بھی اچھی بات ہے کیونکہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ کے مضمون کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جب تم اعلان کرتے ہو کہ فلاں آگے نکل گیا اور فلاں آگے نکل گیا تو یہ اعلان تبھی کر سکتے ہو کہ اس نے بتایا ہو کہ میں ہوں اور میں نے اتنا دیا ہے تو یہ کھلم کھلا اعلانیہ دینے والی بات ہے۔ فرمایا یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ: لیکن اگر تم چھپاؤ اور خدا کے محتاج بندوں پر مخفی ہاتھ سے خرچ کرو تو یہ خود تمہارے لئے بہتر ہے۔ پہلی بات نِعِمَّا کہہ کر یہ بیان فرمائی کہ ساری سوسائٹی کے لئے، ساری قوم کے لئے، سارے نظام کے لئے یہ بات بہتر ہے کہ کھلم کھلا بھی نیکیاں کی جائیں تاکہ دوسروں کو تحریک ہو لیکن جہاں فرمایا مخفی ہاتھ سے دو وہاں فرمایا تمہارے لئے بہتر ہے۔ خطرہ ہے کہ اگر تم اعلانیہ ہی خرچ کرتے رہے تو تمہارے دلوں پر زنگ لگ جائیں گے۔ خطرہ ہے کہ تمہاری نیتوں میں فتور آجائے گا تم خدا کی خاطر خرچ کرنے کی بجائے اپنی انا کو مطمئن کرنے کے لئے، اپنی ریاء کی خاطر خرچ کرنے لگو گے، کیسی کامل تعلیم ہے۔ اگر صرف خرچ کی تعلیم ہی میں ان چند آیات کا موازنہ ساری دنیا کے مذاہب کی تعلیم سے کر کے دیکھیں تو آپ کو اسلام سے بہتر بلکہ اس کے قریب آتی ہوئی بھی کوئی اور تعلیم دکھائی نہیں دے گی۔ نہایت کامل، ہر پہلو پر نہایت باریک نظر ڈالنے والی تعلیم ہے فرمایا:

وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ:

اس کی جزاء جیسا کہ ظاہر ہے یہی ہونی چاہئے تھی اور یہی بیان ہوئی ہے کہ تمہارے نفس کے اندر مخفی بدیاں ہیں۔ اگر تم چھپا کر صرف خدا کے علم میں لا کر کوئی نیکی کرتے ہو تو وہ ان مخفی بدیوں کو کاٹتی ہے۔ اس کا گہرا تعلق ان بدیوں سے ہے۔ پس ایک انسان جس کو اپنی نیکی کی کہیں سے کوئی جزاء نہ ملے یہاں تک کہ Recognition بھی کوئی نہ ہو۔ کوئی پہچانے ہی نا تو اس کا دل لازماً خدا کی طرف دیکھے گا، خدا ہی کی طرف نظر رکھے ہوگا تو اس کی ایک جزاء اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تمہارے اندر جو مخفی بدیاں پلتی رہتی ہیں اللہ ان بدیوں کو نیکی کی اس ادا کے ذریعہ دور فرما دے گا۔ فرمایا۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ: اللہ ان سب باتوں سے واقف ہے جو تم کرتے ہو۔

لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰىھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ:

اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تم پر ان کو ہدایت دینا ان معنوں میں فرض نہیں ہے کہ زبردستی ان کو ہدایت پہنچا کر چھوڑو ورنہ تم اپنا فرض ادا نہیں کر سکتے۔ تمہارا کام ہے ہدایت پہنچانا اور بہترین رنگ میں پہنچانا۔ تم نے اگر یہ کام مکمل کر دیا تو تمہارا فرض ختم ہو جاتا ہے۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ: حقیقت یہ ہے کہ انسان کا کام صرف پہنچانا ہی ہوتا ہے۔ اصل ہدایت اللہ تعالیٰ عطا فرمایا کرتا ہے۔ آپ اچھی سے اچھی بات اچھے سے اچھے رنگ میں کسی کے سامنے پیش کر دیں۔ اگر خدا اس مخاطب کو اس لائق نہ سمجھے کہ وہ ہدایت پا جائے تو آپ کی ساری باتیں بیکار جائیں گی۔ ایک پتھر پر جتنی مرضی موسلا دھار بارش برسے وہ بنجر کا بنجر رہے گا۔ پس یہ خدا فیصلہ کرتا ہے کہ کون ہدایت سے فائدہ اٹھائے گا اور کون نہیں اٹھائے گا۔ فرمایا: اے محمد! تیرا کام اتنا ہے کہ تو ان کو ہدایت دیتا چلا جا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ: اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ہدایت عطا فرمائے گا۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ: یاد رکھو تم ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے جو خرچ کرتے ہو یا خرچ کرو گے تو عملاً خدا کو فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ خدا پر احسان نہیں رکھ رہے۔ لِاَنْفُسِکُمْ: اور واقعہ یہ ہے کہ یہ ہر حال میں تمہارے اپنے لئے ہی ہے۔ اس میں یہ مضمون بھی بیان ہو گیا ہے کہ جب تم کسی غریب کو بھی دیتے ہو تو یہ نہ سمجھا کرو کہ تم نے بڑا بھاری احسان کر دیا ہے کہ اس کی ضرورت پوری کی۔ خدا نے جو یہ وعدہ فرما دیا کہ

جتنا تم غریب کو دو گے

تو اس کے بدلے تمہاری برائیاں دور کی جائیں گی تو گویا تم نے اپنے اوپر احسان کیا ہے۔ غریب کی تو ایک مادی ضرورت پوری ہوئی ہے تمہاری ایک روحانی اور دائمی ضرورت پوری کی گئی ہے۔ پس اس پہلو سے دیکھو تو خدا کا احسان ہے کہ اس نے اس نیکی کو قبول فرمالیا ہے اور اس کے نتیجہ میں تم نے غریب کو جتنا فائدہ پہنچایا اس سے بڑھ کر اپنی جان کو پہنچایا۔ جماعت میں چندہ دیا ہے تو تب بھی جو برکتیں دنیا اور آخرت میں، چندہ دینے والے کو عطا ہوتی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس کے مقابل پر اس چندے کا فائدہ کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ کہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلامو! آپ کے تربیت یافتہ لوگو!! ہم جانتے ہیں کہ تم کسی اور مقصد کے لئے نہیں، کسی اور فائدہ کے لئے نہیں محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو۔ کیسی عمدہ یاددہانی فرمائی گئی۔ ساتھ ساتھ فائدے بھی بیان فرما رہا ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی فکر ہے کہ کہیں فائدے ہی ان کا متاع، ان کا مقصد، ان کا مطمح نظر نہ بن جائیں۔ جو فائدے بیان کئے جاتے ہیں کہیں دل ان فائدوں میں نہ اٹک جائے۔ فرمایا یہ فائدے زائد فائدے ہیں۔ جو سچے مومن بندے ہیں جن کی تربیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمائی ہے ان کی ہرگز ان فائدوں پر نظر نہیں ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل کے طور پہ عطا ہونے کے وعدے ہیں۔ ان کی نظر صرف اللہ کی رضا پہ ہے اور اس توقع کے ساتھ کہ تم ایسے ہی رہو گے ہم تم سے مزید یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ کہ جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ سارا تمہیں واپس کردیا جائے گا۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ؛ اور تم پر اس معاملہ میں ظلم یعنی کمی نہیں کی جائے گی۔

جب عربی میں منفی مضمون اس طرح بیان ہوتا ہے تو یہ مراد نہیں ہوتا کہ جتنا تم نے خرچ کیا ہے پورا پورا دے دیا جائے گا۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ کا مطلب ہے کہ اتنا زیادہ دیا جائے گا کہ کسی ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جتنا تم خرچ کرتے ہو وہ تمہیں لوٹایا جائے گا اور اس سے زیادہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ یہ جو عربی محاورہ ہے کہ نفی کے رنگ میں احسان یا مثبت پہلو کو بیان کیا جاتا ہے اس کی روشنی میں اس کا یہ مطلب بنے گا کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ؛ تمہارے لئے یہ وہم و گمان کرنا بھی مشکل ہو جائے گا کہ گویا کسی پہلو سے تم سے کمی کی گئی ہے۔ ہر پہلو سے تمہیں توقع سے بڑھ کر عطا ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ دنیا میں جماعت کے مالی نظام میں حصہ لینے والے بھی ان نصیحتوں کو پیش نظر رکھیں گے اور وہ جو اس مالی نظام میں کارندے بنے ہوئے ہیں، خدمت گار ہیں وہ بھی ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدمتیں کریں گے اور جن کو اس معاملہ میں خدمت کی توفیق ملتی ہے ان کے حق میں تو ان سب چندہ دہندگان کی جزاء لکھ دی جاتی ہے جو ان کی تحریک سے چندے ادا کرتے ہیں۔ پس

ایک سیکرٹری مال اپنے آپ کو مظلوم نہ سمجھے

کہ مجھے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ جگہ جگہ دروازے کھٹکھٹانے پڑتے ہیں۔ دن رات مصیبت پڑتی ہے، اور پھر لوگ آگے سے باتیں کرتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی جزاء بھی تو بہت زیادہ ہے۔ جتنے لوگ ان کی تحریکات کو سن کر محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر انفاق کرتے ہیں، خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان سب کا چندہ ان کے لئے بھی جزاء بن جاتی ہے جن کی تحریک پر دیا جاتا ہے اور دینے والے کی جزاء کم نہیں کی جاتی۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ کا ایک یہ بھی مفہوم ہے۔ کسی کی جزاء بھی کم نہیں کی جائے گی۔ دینے والے کو توقع سے بہت بڑھ کر دیا جائے گا اور تحریک کرنے والے کو بھی اس سب ثواب میں شریک کردیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے مالی نظام کو اسی طرح پاک اور شفاف رکھے۔ ہمیشہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں اور اللہ کی طرف سے فضل کے طور پر جو وعدے ہیں وہ ہم پر اسی طرح نازل ہوتے دیکھیں۔

ہم نے پہلوں نے جو خرچ کئے تھے ان کا پھل ہم کھا رہے ہیں اور مالی لحاظ سے وہ خاندان جن کے آباؤ اجداد نے قربانیاں دی تھیں کہیں سے کہیں پہنچ گئے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ آج جو خرچ کریں گے کل ان کی نسلیں بھی اسی طرح خدا کے فضلوں کی وارث بنائی جائیں گی مگر خدا کے لئے اس خاطر نہ کریں۔ محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں۔ اسی میں ساری برکتیں ہیں اور یہی سب سے بڑی جزاء ہے۔

نوٹ:- مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

(ادارہ)

"ختم کی دو خصوصیات"

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

ختم اور خاتم کے حقیقی معنی مثبت ہوتے ہیں۔ دونوں یعنی ختم اور خاتم ہم معنی الفاظ ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد چہارم) اس مضمون میں خاتم کی بجائے ختم کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ عوام اور اہل علم خاتم کے معنی سے واقف ہیں لیکن ختم کے معنی سے عموماً ناواقف ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ختم کی مثال عربی لغت سے پیش کی جائے۔ القاموس العصری (مؤلفہ الیاس۔ قاہرہ) سے ختم کی مثال پیش ہے۔

مثال۔ المختوم بختمی۔ اس کا انگلش زبان میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

BEARING THE IMPRESSION OF MY SEAL

یعنی میری مہر کا نقش بردار۔

بیان کردہ مثال سے مندرجہ ذیل ثبوت ملتا ہے۔

(۱) خاتم اور ختم ہم معنی ہیں۔ (۲) عربی زبان میں مختوم اسکو کہتے ہیں جس پہ مہر لگائی جائے (۳) ختم اور خاتم دونوں مختوم کے لئے معناً اسم فاعل ہیں۔ مذکورہ مثال میں المختوم کا اسم فاعل ختمی ہے یعنی میری مہر۔ (۴) خاتم اس نقش کا بھی اسم فاعل ہوتا ہے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

لفظ ختم کے متعلق مفردات راغب میں بیان کیا گیا ہے۔

ھو تاثیر الشیء کنقش الخاتم والطابع۔ الثانی الاثر الحاصل من النقش۔

(۱) یعنی ختم ایک چیز کا دوسری چیز میں اثر کرنے کو کہتے ہیں جیسے خاتم کسی چیز میں نقش کرتی ہے۔ (۲) دوسرے ختم کسی چیز سے اثر یا نقش پیدا کئے جانے کو بھی کہتے ہیں مفردات راغب کی عبارت سے واضح ہے کہ ختم کے فاعل اور مفعول کا ایک ہی وصف ہوتا ہے۔ یعنی دونوں ہم وصف ہوتے ہیں۔ اس کا مفعول لازماً اس وصف سے موصوف ہوتا ہے جو اس کے فاعل کا ہوتا ہے۔ یہ وصف مفعول کو اپنے فاعل سے ملتا ہے۔

نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ اگر ختم کا فاعل نبی ہے تو مفعول بھی نبی ہوگا۔ خاتم اگر نبی ہے تو مختوم بھی نبی ہوگا۔ خاتم النبیین کی ترکیب میں خاتم بھی نبی ہے اور مختوم بھی نبی ہے۔ مختوم کو نبوت خاتم کے واسطے سے ملتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خاتم نبی ہو اور اس کا مختوم نبی نہ ہو۔ تاثیر الشیء اس پر دلالت کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا اس بات پر حتمی دلیل ہے کہ آئندہ آپ کے واسطے سے نبوت ملے گی۔

ختم نبوت کے معنی

ختم نبوت کے بھی مثبت معنی ہیں۔ ختم سے مراد یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ میں وصف نبوت کا پایا جانا ایک حقیقت معلومہ اور مسلمہ ہے۔ اور لغت کے مطابق ختم سے نقش اور وصف پیدا ہوتا ہے۔ ختم النبوۃ کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ نبوت آپ سے ملے گی۔ غیر احمدی علماء نے اگر اس کے معنی ختم کرنے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ثابت کریں کہ یہ ترکیب ختم کے بیان کردہ معنی یعنی نقش وغیرہ کے مطابق نہیں ہے کیونکہ مفردات میں ختم کے بیان کردہ معنی حقیقی معنی ہیں۔ حقیقی معنی کو ترک کرنے کیلئے کوئی وجہ ہونی چاہیئے

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء

واقفینِ نَو اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔ ربوہ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(الفرقان : ۷۵)

الٰہی تیز ہوں اُن کی نگاہیں
نظر آئیں سبھی تقویٰ کی راہیں
بڑھیں اور ساتھ دنیا کو بڑھائیں
بڑھیں اور ایک عالم کو بڑھائیں
یہ قصرِ احمدی کے پاسباں ہوں
یہ ہر میدان کے یارب پہلواں ہوں

تحریکِ وقفِ نَو کی منفرد خصوصیت

"واقفینِ نو اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" یہ ہے وہ اہم موضوع جس پر مجھے اس وقت اپنی معروضات آپ بزرگوں، دوستوں، بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں پیش کرنا ہیں۔ ہمارے نبی، نبیوں کے شہنشاہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بین الآفاقی نبی ہیں اور آپ کی شریعت عالمگیر شریعت ہے۔ اس کامل اور دائمی شریعت کی تمکنیت اور شوکت ہمیشہ خلفاءؓ کی ہوتی ہے مگر بلا واسطہ خدا کا ہوتا ہے۔ جو ان کی سنتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے اور اُسی پر برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ وقفِ نو کی نہایت درجہ مبارک اور تاریخی تحریک کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ ایک، تو یہ کہ اس کی برکت سے معجزانہ طور پر احمدی والدین کو کثرت سے نرینہ اولاد کے نشان عطا ہوئے۔ دوسرے یہ تحریک خدا کے ایک موعود خلیفہ راشد کی ایک موعود تحریک ہے۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اسلامی لٹریچر میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ مہدی موعود کے فرزندوں میں سے ایک کا نام طاہر بھی ہوگا (ملاحظہ ہو کتاب النجم الثاقب صفحہ ۲۱۲ مؤلفہ "ثقۃ الاسلام" مرحوم حاج میرزا حسین طبری نوری ناشر انتشارات علمیہ اسلامیہ مطبوعہ زائران)

علاوہ ازیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں یہ انکشاف فرمایا

"خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا نازل ہوگی اور وہ میرے نقشِ قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱ کالم ۴)

حضور نے اس عظیم انکشاف سے بھی ۲۹ سال پہلے ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے یہ بتایا :۔

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی۔ اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے .... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا اُن کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو"۔

(انوارِ خلافت تقریر دسمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۹-۱۸-۱۳)

پس منظر

وقفِ نو کی انقلاب انگیز تحریک جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے القائے ربانی کے تحت ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو جاری فرمائی۔ دراصل حضرت مصلح موعودؓ کی ۱۹۱۵ء کی آواز کی بازگشت ہے دونوں تحریکوں کا سرچشمہ اور منبع ایک ہی ہے یعنی ربِ ذوالجلال پہلی تحریک اگر آغاز ہے تو دوسری اس کے تسلسل کی ارتقائی کڑی چنانچہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقفِ نو کی مبارک تحریک کا اعلان کرتے اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے ذریعہ، وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کردیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہونا مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے مَا فِیْ بَطْنِیْ جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والد بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے، ان کو اپنے لئے خاص کرلے، تیرے ہو کر رہ جائیں، اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کے اُس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں اور اس وقف کی شدید ضرورت ہے۔ آئندہ صدیوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام ہوں۔ واقفینِ زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقۂ زندگی سے واقفینِ زندگی چاہئیں ہر ملک سے واقفینِ زندگی چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء بیت الفضل لندن)

مخلصینِ جماعت کا والہانہ لبیک

اس تحریک پر دنیا بھر کے مخلصین احمدیت نے جس والہانہ رنگ میں لبیک کہا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ خدا کے فضل سے واقفین بچوں کی ننھی منھی روحانی فوج کی تعداد گیارہ ہزار چار سو پچپن (11,455) تک پہنچ چکی ہے (فتح مکہ کے موقع پر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد دس ہزار تھی) بھارت کے واقفین نو 457 ہیں جن میں 127 بچیاں ہیں (یہ اعداد و شمار ۱۵ دسمبر ۱۹۹۳ء تک کے ہیں۔ شاہد)

دنیا کی مذہبی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جب کہ بین الاقوامی سطح پر بچوں کی دینی تربیت کا ایک حیرت انگیز آسمانی نظام قائم ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خداداد فراست و ذہانت سے بچوں کی نفسیات کا گہرا مطالعہ کیا اور ان کی تعلیم و تربیت کے سنہری اصول مقرر فرمائے اور احمدی والدین کو خصوصاً اور

جماعت احمدیہ کے سب افراد کو عموماً مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت دلنشین، موثر اور وجد آفرین رنگ میں توجہ دلائی جو قیامت تک کے لئے مشعل راہ ہے۔

چوبیس ذمہ داریاں یا مطالبات

حضور انور نے جن ذمہ داریوں یا فرائض کی نشاندہی فرمائی ہے ان کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱)۔ والدین اپنے کردار میں پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں۔

(۲)۔ واقف نو بچوں کے معیار زندگی کو دوسروں سے کم نہ ہونے دیں۔

(۳)۔ اپنی گفتگو میں محتاط ہو جائیں۔

(۴)۔ خود بھی دعائیں کریں اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔

(۵)۔ آئندہ صدی کی عظیم قیادت سنبھالنے کے لئے ضروری ہے کہ صداقت ان کا حسن اور تقویٰ ان کا لباس ہو۔

(۶)۔ وہ قانع ہوں۔

(۷) اُن کے مزاج میں شگفتگی ہو۔

(۸) دیانت اور وفا کے پُتلے ہوں۔

(۹)۔ نظام جماعت کی اطاعت ان کی گھٹی میں داخل ہو۔

(۱۰)۔ ذیلی تنظیموں سے ہر مرحلہ پر وابستہ رہیں۔

(۱۱)۔ علم و ادب کے بیش قیمت موتی بکھیرنے والے ہوں نہ کہ لغو کہانیوں کے سنگریزے اکٹھے کرنے والے

(۱۲)۔ وہ اسلامی تہذیب کے گلشن سے اخلاقی حسنہ کے پھول چنیں نہ کہ جھوٹ اور بد دیانتی کے زہر آلود کانٹے۔

(۱۳)۔ وہ تحمل اور بردباری کا چلتا پھرتا نمونہ بنیں۔

(۱۴)۔ وہ سخت جان، جفاکش اور محنتی ہوں اور آرام طلبی سے کوسوں دور

(۱۵)۔ اُن کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔

(۱۶)۔ خدا کے پاک کلام قرآن مجید کی تعلیم اور تلاوت ان کی زندگی کا معمول اور روح بن جائے۔

(۱۷)۔ سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبارات اور رسائل کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں اور جنرل نالج کو بڑھاتے رہیں۔

(۱۸) ٹائپ سیکھیں (۱۹) اکاؤنٹنسی (حساب و کتاب) کی ٹریننگ لیں

(۲۰)۔ عربی اور اردو کے علاوہ مقامی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کریں۔

(۲۱)۔ لڑکیاں تعلیمی خدمات بجالانے کے لئے بی ایڈ، ایم ایڈ اور دوسری اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں حاصل کریں۔

(۲۲) لیڈی ڈاکٹر بنیں

(۲۳) کمپیوٹر سپیشلسٹ ہوں

(۲۴) خصوصاً روسی اور چینی زبانوں میں سب واقفین چوٹی کے ماہر بنیں کیونکہ ہمیں ان کی ضرورت پڑنے والی ہے۔

یہ چوبیس مطالبات ہیں جو میں نے اپنے الفاظ میں بیان کئے ہیں اور حضرت امام عالی مقام کے مندرجہ ذیل تاریخوں کے پانچ روح پرور اور پُر معارف خطبات جمعہ سے مستنبط ہوتے ہیں۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء، ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء، ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء، ۶ ستمبر ۱۹۸۹ء، یکم دسمبر ۱۹۸۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ولولہ انگیز ارشادات

یہ پانچوں خطبات حقائق و معارف کا بیش قیمت خزانہ ہیں اور ہم میں سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ان چوبیس مطالبات کی روح اور اس کی اہمیت و افادیت کا حقیقی علم حاصل کرنے کے لئے ان خطبوں کو بار بار پڑھیں کیونکہ تحریک وقف نو کا اصل بنیادی ماخذ یہی ہیں اور ان کا لفظ لفظ روح القدس سے لبریز ہے اور اپنے اندر جذب و کشش کی مقناطیسی طاقت رکھتا ہے۔ اور زبردست تاثرات کا حامل ہے نمونۃً حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے چند پُر اثر و جذب ارشادات سنئے:۔

۱۔ "ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں باپ کی باہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے۔ ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔"

۲۔ "بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رُو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں ... جو مزاح ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی میں کہیں کہیں نظر آتا ہے کیونکہ اکثر وہ مزاح کے واقعات اب محفوظ نہیں ہیں۔ اس میں پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کی زندگی میں بھی مزاح نظر آتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت میں بھی بڑا مزاح تھا لیکن اس مزاح کے ساتھ دونوں قسم کی پاکیزگی تھی۔"

۳۔ "ابتداء میں ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہیئے اور اس سلسلہ میں انشاء اللہ یقیناً نظام جماعت بھی ضرور کچھ پروگرام بنائے گا۔ ایسی صورت میں والدین نظام جماعت سے رابطہ رکھیں اور جب بچے اس عمر میں پہنچیں کہ جہاں وہ قرآن کریم اور دینی باتیں پڑھنے کے لائق ہو سکیں تو اپنے علاقے کے نظام سے یا براہ راست مرکز کو لکھ کر ان سے معلوم کریں کہ اب ہم کس طرح ان کو اعلیٰ درجہ کی قرآن خوانی سکھا سکتے ہیں اور پھر قرآن کے مطالب سکھا سکتے ہیں کیونکہ قاری دو قسم کے ہوا کرتے ہیں ایک تو وہ جو اچھی تلاوت کرتے ہیں اور ان کی آواز میں کشش پائی جاتی ہے اور تجوید کے لحاظ سے وہ درست ادائیگی کرتے ہیں لیکن محض پُر کشش آواز سے تلاوت میں جان نہیں پڑا کرتی ایسے قاری اگر قرآن کریم کے معنی نہ جانتے ہوں تو وہ تلاوت کا بُت تو بنا دیتے ہیں۔ تلاوت کے زندہ پیکر نہیں بنا سکتے۔ لیکن وہ قاری جو سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں اور تلاوت کے اس مضمون کے نتیجہ میں ان کے دل پگھل رہے ہوتے ہیں ان کے دل میں خدا کی محبت کے جذبات اُٹھ رہے ہوتے ہیں ان کی تلاوت میں ایک ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جو اصل روح ہے تلاوت کی۔"

۴۔ "عام طور پر دینی علماء میں یہی کمزوری دکھائی دیتی ہے کہ دین کے علم کے لحاظ سے تو ان کا علم کافی وسیع اور گہرا بھی ہوتا ہے لیکن دین کے دائرہ سے باہر دیگر دنیا کے دائروں میں وہ بالکل لاعلم ہوتے ہیں علم کی اس کمی نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے وہ وجوہات جو مذاہب کے زوال کا موجب بنتی ہیں ان میں سے یہ ایک بہت ہی اہم وجہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور علم کی وسیع بنیاد پر قائم دینی علم کو فروغ دینا چاہیئے۔ یعنی پہلے بنیاد عام بنیادی علم کی وسیع ہو پھر اُس پر دینی علم کا پیوند لگے تو بہت ہی خوبصورت اور بابرکت ایک شجرۂ طیبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بچپن ہی سے ان واقفین بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

باقی آئندہ

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

ایک دلچسپ تاریخی انکشاف

مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیرچرلہ (آندھرا)

پچھلے دنوں صوبہ یو پی کے رامپور شہر کے ایک خوبصورت کتب خانہ میں احقر العباد کو مختلف النوع کی کتب بینی کے دوران ایک ایسی پرانی موٹی سی کتاب بھی ہاتھ لگی جس کا وزن تقریباً ۵ کلوگرام ہے۔ اب ضخامت کا اندازہ آپ خود ہی کر لیں۔ سن اشاعت اس کتاب کی ۱۹۰۲ء ہے۔ اس پرلطف کتاب کے اندر دیگر قیمتی مضامین کے علاوہ امام کامگار حضرت امام مہدی علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کے بارے میں بمع تصویر تعارف کے ساتھ نہایت عمدہ بیان مرقوم ہے۔ کتاب کا نام ہے "صحیفہ زرین" کتاب ہذا کے شروع میں مولف نے چند ایک سطریں کچھ اس طرح سے لکھی ہیں۔

"بیادگار جشن جلوس میمنت مانوس و دربار تاجپوشی اعلیٰ حضرت قوی شوکت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہٗ و دام دولتہم جس میں قلمرو ہندوستان کے تمام صوبہ جات مضافات و ملحقات کے والیان ملک روساء کبار خطاب یافتہ بزرگان عالی تبار مشاہیر نامدار و بزرگان ذی اقتدار کے خاندانی اور ذاتی سوانح و حالات اور ان کے مرقعجات مندرج و منضم ہیں۔

مرتبہ خاکسار

پراگ نرائن بھارگو خادم کارخانہ اودھ اخبار مطبع منشی نول کشور (سی آئی ای) واقع لکھنؤ ۱۹۰۲ء میں طبع ہوا"

مذکورہ کتاب میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے تعارف کے ضمن میں جو تحریر ہے وہ قارئین بدر کی ضیافت طبع کے لئے من وعن پیش ہے۔

"تعارف۔ سلطان احمد خان۔ مرزا برلاس۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ ولادت ستمبر ۱۸۶۹ء۔ آپ کا تعلق پنجاب کے برلاس خاندان سے ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ میرزا ہادی بیگ برلاس شہنشاہ دہلی بابر بادشاہ کے عہد میں ۱۵۳۰ء میں سمرقند سے وارد پنجاب ہوئے اور قادیان اور اس کے مضافات کے افسر اعلیٰ کی حیثیت سے مقرر و مامور ہوئے۔

قصبہ قادیان ابتداء سے اسی خاندان کا مستقر رہا ہے جو اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور تھا مگر کثرت استعمال اور امتداد زمانہ نے اسے قادیان کے نام سے موسوم کر دیا۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ مرزا گل محمد کو شہنشاہ دہلی کی جانب سے چوراسی مواضع کی سرداری اور جاگیر عطا کی گئی تھی مگر سلطنت مغلیہ کے انحطاط اور زوال کے ساتھ روز بروز اس کو بھی تنزل ہوتا گیا۔ مرزا غلام مرتضیٰ بھی آپ کے ایک بزرگ تھے جو عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ اور مہاراجہ شیر سنگھ کے زمانہ میں سرحد کشمیر پر بطور فوجی سردار کے بھیجے گئے اور ۱۸۴۱ء میں منڈی اور کلو کی مہم جنرل ونتورا صاحب کے ساتھ تھے۔ ۱۸۴۳ء میں ایک رجمنٹ کے کمانیر ہو کر پشاور میں متعین ہوئے اور ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۴ء تک جنرل نکلسن کے ہمراہ بہم کابل اور غدر ۱۸۵۷ء میں میرزائے موصوف مع اپنے بیٹے میرزا غلام قادر کے گورنمنٹ انگلیشیہ کی وفاداری پر ثابت قدم رہے اور اپنے ذاتی پچاس سواروں سے گورنمنٹ کی مدد کی۔ میرزا سلطان احمد برلاس اکتوبر ۱۸۸۶ء کو شجاع آباد ضلع ملتان میں نائب تحصیلدار کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۸ء میں لاہور کے محکمہ بندوبست کو تبدیل کئے گئے اور ۱۸۹۶ء میں ضلع ملتان کے مہتمم بندوبست اور تحصیلدار بحال مقرر ہوئے۔ اور مارچ ۱۹۰۱ء کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سیالکوٹ اور جہلم پر سرفراز کئے گئے اور یکم اگست ۱۹۰۱ء سے آپ فاضلکا ضلع سرسہ میں اسسٹنٹ مہتمم بندوبست مقرر ہوئے۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں آپ کی حسن خدمات اور نیز خدمتی بنک کے قیام کی تجویز کے باعث گورنمنٹ نے قیصر ہند کا تمغہ عطا کیا۔ آپ اکثر اخلاقی اور علمی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ سکونت قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہے"

(بحوالہ کتاب صحیفہ زرین صفحہ ۶۴ تا ۶۵ باب پنجاب مقام طباعت نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۰۲ء)

مندرجہ بالا بیان کے ساتھ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی خوبصورت دستار بند تصویر بھی کتاب کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

درخواست ہائے دعا

محترمہ خورشیدہ داؤد صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ داؤد احمد صاحب مرحوم آف لکھنؤ اپنی اور بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ نیز اپنے خاوند مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ نیز جملہ مشکلات پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور بچوں کے نیک صالح خادم دین بننے اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰/ روپے)

مکرمہ بینت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حسن صاحب کرڈاپلی (اڑیسہ) دینی و دنیوی ترقیات اور مشکلات کے ازالہ کے لئے نیز بیٹی کے نرینہ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (مینیجر بدر)

خاکسار کی بڑی لڑکی آسیہ طیب اُمید سے ہے نیک صالح اولاد عطا ہونے کیلئے نیز اپنے داماد کے کاروبار میں برکت کیلئے اور محترم خالہ کی صحت و سلامتی اور اپنی اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل احمد شرور گھوڑندی۔ پونہ۔ مہاراشٹر)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۲/۱۲/۹۳ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان کیا۔

(۱):۔ مکرمہ فرحت بشریٰ صاحبہ بنت مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آف ناگر جنا ساگر (آندھرا) کا نکاح ہمراہ مکرم میر احمد اشفاق صاحب ابن مکرم میر احمد عارف صاحب سیکرٹری تبلیغ آف ہیرچرلہ (آندھرا) بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپے۔

(۲):۔ مکرمہ سیدہ نیئر فاطمہ صاحبہ بنت مکرم میر احمد عارف صاحب سیکرٹری تبلیغ ہیرچرلہ (آندھرا) کا نکاح ہمراہ مکرم سید فراست [illegible] صاحب ابن مکرم سید جہانگیر احمد صاحب آف حیدر آباد بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپے۔

اعانت بدر ۲۰۰ روپے ادا کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار۔ سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ ہیرچرلہ (آندھرا))

(۳):۔ مکرمہ نزہت بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کا نکاح مکرم محمد ریاض الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب حیدر آباد کے ساتھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مورخہ ۲۵/۱۲/۹۳ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس خوشی میں ۵۰/ روپے شکرانہ فنڈ اور ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(مینیجر بدر)

(۴):۔ مکرمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الحی صاحب کا نکاح مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب سابق مؤذن مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ کے ہمراہ ۱۲/۱۲/۹۳ کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ساتھ ہی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

(۵):۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد عبد الغنی صاحب کا نکاح مکرم میر احمد فاروق صاحب ولد مکرم میر احمد اشرف صاحب ہیرچرلہ کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار ایک سو پچیس روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے ۲۴/۱۲/۹۳ کو مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

ہر دو نکاحوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار۔ نصیر احمد خادم۔ مقیم چنتہ کنٹہ)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا کیرلہ میں ورود مسعود

رپورٹ مرتبہ :۔ مکرم محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

حیدر آباد میں مورخہ ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو منعقدہ اجتماعات میں شرکت کے بعد جماعت احمدیہ کیرلہ کی صوبائی امارت کی درخواست قبول فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت مورخہ ۲۲ اکتوبر کو قبل جمعہ کالیکٹ میں تشریف فرما ہوئے۔ دونوں بزرگوں کا خلوص دل سے مسجد احمدیہ کے سامنے استقبال کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے موقعہ و محل کے مطابق ایک روح پرور خطبہ دیا۔ چونکہ اس دن لجنہ اماء اللہ کے صوبائی سالانہ اجتماع کا آغاز تھا۔ اسی وجہ سے کیرلہ کے طول و عرض سے ڈیڑھ ہزار سے زائد مستورات نے جمعہ میں شرکت کی۔ اسی دن شام کو ۵ بجے ٹاگور سنٹنری ہال میں لجنہ کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس کے بعد دو روز ان کا اجتماع تھا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ روانہ کی گئی تھی۔

توسیع مسجد کا افتتاح :۔ جماعت احمدیہ کوڈیتھور نے اپنی مسجد کی بہت وسیع پیمانے پر توسیع کی تھی۔ اس کی افتتاحی تقریب مورخہ ۲۵ اکتوبر بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ محترم K.P کنجاموصاحب صوبائی امیر، محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب اور خاکسار کی تقریروں کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک برجستہ تقریر جو عشق محمدی صلعم میں ڈوبی ہوئی تھی فرمائی۔

سکولوں کا معائنہ :۔ محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ آپا جان صاحبہ نے کیرلہ کے چار مقامات یعنی کالیکٹ۔ کیرولائی۔ کوڈالی اور پینگاڈی میں نہایت کامیابی سے چلنے والے چاروں نرسری سکولوں کا معائنہ فرمایا۔ بچوں اور بچیوں میں مٹھائی تقسیم فرمائی اور اپنی خوشنودگی کا اظہار فرمایا۔

پینگاڈی میں تربیتی اجلاس :۔ مورخہ ۲۶ اکتوبر کو بعد نماز عصر پینگاڈی میں نئے تعمیر شدہ لجنہ ہال میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے محترمہ آپا جان صاحبہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے کیرلہ کی لجنات کی سرگرمیوں پر اپنی خوشنودگی کا اظہار کرنے کے بعد مزید آگے قدم بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔

بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطبات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں پر تقریر فرمائی۔

اجلاس کے بعد رات کے ۱۰ بجے آپ مع محترمہ آپا جان صاحبہ بنگلور کے لئے روانہ ہوئے جہاں مورخہ ۱۲ اکتوبر و یکم نومبر کو جنوبی ہند کے چاروں صوبوں کی ریجنل کانفرنس کا انعقاد تھا۔

لکشدیپ میں ایک اور نئی جماعت کا قیام :۔ چند ماہ قبل نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مکرم مولوی محمد ایوب صاحب لکشادیپ کے MINICOY جزیرہ میں وہاں کے ایک مخلص احمدی مکرم محمد علی صاحب کی درخواست پر تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں کے نو نفر کو دو افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ چند احمدی احباب دیگر جزیروں سے ملازمت کے سلسلہ میں یہاں آکر آباد ہوئے۔

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب کی واپسی کے بعد وہاں شدید مخالفت ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں وہاں ایک جماعت کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۶ اکتوبر کو مکرم مولوی محمد علوی صاحب اور مکرم مولوی جمال الدین صاحب اور مکرم کے حیدر روس کٹی صاحب صوبائی سیکرٹری تحریک جدید پر مشتمل ایک وفد MINICOY کے لئے روانہ ہوا۔ متعلقہ میٹنگوں کے بعد وہاں ۴۹ افراد پر مشتمل ایک نئی جماعت کی تشکیل دی گئی۔ اور مکرم محمد علی صاحب کی صدارت میں ایک مجلس عاملہ کا قیام کیا گیا۔

یہاں کی زبان کا نام محل ہے یہی زبان مالدیپ میں بھی بولی جاتی ہے۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب اور مکرم محمد علی صاحب نے ذکر وفات مسیح اور ظہور امام مہدی کے عنوان سے ایک مختصر کتابچہ لکھا اور اسے شائع کیا۔ یہ پہلا احمدیہ لٹریچر ہے جو محل زبان میں شائع ہوا ہے۔

اس جماعت کے قیام کے ساتھ کیرلہ کی صوبائی امارت کے نیچے اب ۵۴ جماعتیں ہو گئی ہیں۔ فالحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شعبہ میں ترقیات کی منازل طے کرکے آگے بڑھتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ صوبہ کیرلہ کا عظیم الشان سالانہ اجتماع

از مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۲ تا ۲۴ اکتوبر کالیکٹ کیرلہ کی لجنہ اماء اللہ کا نہایت شاندار پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت بھی ہماری درخواست پر تشریف لائے۔

اس اجتماع میں شرکت کے لئے کیرلہ کی ۵۰ لجنات میں سے ڈیڑھ ہزار ممبرات و ناصرات الاحمدیہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ کئی لجنہ سپیشل بسوں، ویگنوں (VANS) اور جیپ کاروں اور موٹر کاروں میں اپنی اپنی لجنہ کے نام کا BANNER لگائے ہوئے تشریف لائیں۔

جلسہ عام :۔ مورخہ ۲۲ اکتوبر کو شام پانچ بجے شہر کے سب سے وسیع ٹیگور سنٹنری ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ عام صوبائی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ عام کے بارے میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ دعوت نامے تیز اخبارات اور آل انڈیا ریڈیو کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ جلسہ کے وقت ہال کے اندر صرف مستورات کے لئے ہی داخلہ کی اجازت تھی۔ ہال کے باہر خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی کا عمدہ انتظام تھا۔

محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی زیر صدارت منعقدہ اس جلسہ عام کا آغاز عزیزہ میمونہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ ایک استقبالیہ نظم اور ہندو مسلم اتحاد کے عنوان پر ایک نظم کے بعد خاکسار نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

اس کے بعد محترمہ امۃ القدوس صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں وسیع و عریض ہال مستورات سے بھر پور دیکھ کر خوشی اور شکر کے جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے بتایا کہ ہماری زندگی کی کامیابی اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور قیام امن عالم اسلامی تعلیمات کو اپنانے سے ہی ہو سکتا ہے۔

اس تقریر کے دوران سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ مسجد احمدیہ میں سٹیلائٹ کے ذریعہ نشر ہو رہا تھا۔ جس میں حضور انور نے از راہ کرم اس روزہ اجتماع کا ذکر فرمایا اور بھارت کی لجنہ کے کاموں پر اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

فوری طور پر پیغام کا یہ حصہ نوٹ کر کے اور اس کا ترجمہ کر کے ہال میں لایا گیا اور عزیزہ صدیقہ صاحبہ سیکرٹری وصلی حلقہ نے یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ بات غیر احمدی اور غیر مسلم بہنوں کو حیرت میں ڈالنے والی تھی کہ اس اجتماع کے بارے میں لندن سے اسی وقت نشر ہوا پیغام سٹیلائٹ کے ذریعہ فوراً یہاں پہنچ گیا۔

اس کے بعد پروفیسر کملا ایس پلے کالیکٹ یونیورسٹی کے شعبہ تعلیمات کی پروفیسر ہیں نے اور پروفیسر پی ایم جم پرنسپل آرٹس کالج ۔ مسز تغیر سیلڈ ... ایڈووکیٹ وغیرہ غیر مسلم مقررات نے اپنے اپنے خطاب میں اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اب تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ جماعت احمدیہ کی عورتیں اتنی مضبوط اور منظم اور وسیع پیمانے میں عالمی حیثیت کی حامل ہیں۔ انہوں نے مختلف شعبوں میں جماعت احمدیہ کی عالمی سرگرمیوں کو سراہا۔ اس جلسہ عام میں مکرمہ ام نصیرہ صاحبہ (کالیکٹ)، مکرمہ کے پی زہرہ صاحبہ (کالیکٹ) مکرمہ بیجو عوص احمد صاحبہ زوجہ نگترہ) مکرمہ شریف صاحبہ (پینگاڈی) اور مکرمہ انیسہ کلیم صاحبہ (کرونا گپلی) نے مختلف تبلیغی نقطہ نگاہ سے بہت عمدہ تقاریر کیں۔ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (کالیکٹ) نے شکریہ ادا کیا اس طرح یہ جلسہ عام نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ عام میں پاکستان سپریم کورٹ کے جماعت احمدیہ کے خلاف کئے گئے ایک فیصلہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مکرمہ ڈاکٹر مبارکہ بی صاحبہ نے ایک ریزولیشن پیش کیا تھا جو متفقہ طور پر پاس کر کے اخباروں کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ دوسرے دن اس ریزولیشن کو اہمیت دیتے ہوئے یہاں کے کثیر الاشاعت اخبارات ملیالم منورما ماتر بھومی اور کیرلہ کاؤمودی نے نمایاں رنگ میں رپورٹ شائع کی۔ صرف ملیالم منورما کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

"اسلام کے نظام حیات کے مطابق زندگی گزارنے سے ہی امن حاصل ہو سکتا ہے"۔ کالیکٹ لجنہ اماء اللہ بھارت کی صدر بیگم امۃ القدوس صاحبہ نے آج یہاں کہا کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اسلامی نظام حیات کے مطابق زندگی گزارنا ضروری ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے شعبہ مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی صوبائی سالانہ کانفرنس

کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے اختتامی تقریر میں یوں بیان فرمایا۔

اس جلسہ عام کی صدارت ڈاکٹر مبارک علی نے کی۔ پروفیسر کملا ایس پلّے (کالیکٹ یونیورسٹی) مسٹر پریم جم (پرنسپل گورنمنٹ آرٹس کالج) مسٹر تعبیرہ سیلڈ (میجر سپیریئر فارم) محترمہ نفیرہ صاحبہ۔ K.P. رزینہ۔ بیتجو جوس احمد۔ محترمہ عائشہ بشریٰ لیفہ بی۔ انیسہ کلیم۔ امۃ الحفیظ ایم منصورت نے تقریریں کیں۔ رئیسہ نے استقبالیہ نظم اور مبشرہ نے ہندو مسلم اتحاد پر نظم پڑھی۔

اس جلسہ عام میں پاکستان سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ کے بعد وہاں احمدیوں کے خلاف کئے جانے والے مظالم اور حقوق انسانی کو پامال کرتے ہوئے وہاں جو انسانیت کے خلاف اور اسلامی تعلیمات کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں ان پر احتجاج کرتے ہوئے ایک ریزولیشن پاس کیا۔ یہ صورت حال عالمی امن اور انسانی اخوت کے لئے ایک خطرہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے خلاف عالمی سطح پر آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ان ظالمانہ آئین کو کالعدم کرنے کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ریزولیشن نے انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے قائم متحدہ عالمی تنظیم کو اس طرف توجہ دلائی۔

(ملیالم روزنامہ منورما ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

مقابلہ جات و دیگر :- مورخہ ۲۳ اور ۲۴ اکتوبر ہر دو دن کا پروگرام صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوا۔ مورخہ ۲۴ کو بعد درس مستورات کی طرف سے احمدی و دیگر فقہی مسائل پر اٹھائے گئے تحریری سوالات کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ صوبائی اجتماع کے علمی مقابلہ جات میں صرف ان ہی بہنوں اور بچیوں نے حصہ لیا جنہوں نے اپنے مقامی اجتماع میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس طرح قرأت، عربی، اردو اور ملیالم نظموں اور تقریروں کے ہر مقابلہ میں ۵۰-۴۵ ممبرات نے حصہ لیا۔

ان مقابلوں کے لئے تین منصف مقرر کئے گئے۔ اس طرح بیک وقت مختلف مقامات میں تین تین مقابلہ جات ہوتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام اس طرح کیا گیا تھا کہ ان تین مقامات میں کئے جانے والے مقابلوں کی آوازیں ایک دوسرے سے ٹکراتی نہیں تھیں۔ قرأت، عربی، اردو اور ملیالم نظموں اور تقریروں کے مقابلہ جات کے علاوہ اس موقعہ پر مضمون نویسی کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اسلام میں عورتوں کا مقام۔ قیام امن کیلئے عورتوں کے فرائض۔ ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے عورتوں کا حصہ اور T.V کے فوائد و نقصانات چار عنوانات دیئے گئے۔ اس مقابلہ میں ۲۷ مستورات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد تحریری تقاریر کا مقابلہ بھی ہوا۔

اس طرح یہ تمام مقابلہ جات نہایت شاندار طریقہ کے ساتھ صبح ۹ بجے سے شروع ہو کر درمیانی ایک گھنٹہ کے وقفہ کو چھوڑ کر شام کے چھ بجے تک نہایت خوبصورت رنگ میں ہوئے۔ ججز کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ تقریروں اور مضمون نویسی کا معیار حیران کن حد تک بہت معیاری تھا۔

اختتامی اجلاس :- مورخہ ۲۴ اکتوبر کو صبح دس بجے محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی زیر صدارت اختتامی اجلاس محترمہ میمونہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ بعدہ کرمہ لیلیٰ وحیدا کرتی صاحبہ، کرمہ امۃ عزیزہ یوسف صاحبہ اور مکرمہ ڈاکٹر ساجدہ صاحبہ نے علی الترتیب عربی، اردو اور ملیالم نظمیں عمدہ رنگ میں پڑھیں۔

قلمی رسالوں کی رسم اجراء :- لجنہ اماء اللہ پینگاڈی اور ٹریوینڈرم نے الفتح اور خدیجہ نامی قلمی رسالے تیار کئے تھے۔ بہت دیدہ زیب اور پُر از معلومات ان دونوں رسالوں کی رسم اجرائی محترمہ صدر صاحبہ نے فرمائی۔ دوران ہر دو رسالوں کا ایک ایک نسخہ ہر صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کیرالہ کو دیا گیا۔ بعدہ مکرم K.P کنہامو صاحب صوبائی امیر، مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور خاکسار نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے اس اجتماع کی عظیم کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لانے کے بعد اس کے لئے انتھک کوشش کرنے والی بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر :- اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم صوبائی امیر صاحب کی نئی شائع شدہ کتاب "نبیوں کا انکار خدا کا انکار ہے" کا ایک نسخہ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کو دے کر رسم اجرائی فرمائی۔ اس کے بعد تقریر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ اجتماع اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا اجتماع ہے جو کیرلہ میں منعقد ہوا۔ اس کیلئے بہت محنت کرنی پڑی تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان کوششوں کو بہت نوازا اور دعاؤں کو سنا اور اب بہت کامیابی سے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس اجتماع کی کامیابی پھر صوبائی امیر صاحب۔ مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور صوبائی لجنہ صدر صاحبہ نے اور اسی طرح انصار اور خدام نے جو بھرپور تعاون کیا ہے اس کا نمایاں اثر نظر آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم الہامی آپ نے سُنی خدا کے فضلوں کو یاد کیا اور ہمیں توجہ دلائی کہ ایک مومن کو عبد الشکور بننا چاہیئے

وہ شخص جو اپنی کوشش اور علم پھر پیسہ پر بھروسہ اور ناز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وجہ سے کامیابی حاصل ہوئی وہ عبد الشکور نہیں بن سکتا۔ وہی شخص عبد الشکور بن سکتا ہے جو اپنی کوشش کو انتہائی حد تک پہنچا دیتا ہے اور دعائیں کرتا ہے اور اس کے بعد یہ سمجھتا ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بتایا کہ ہماری لجنہ نے ماضی قریب میں ترقی حاصل کی ہے اور خدا نے آپ میں اتنی صلاحیتیں اور ذہنی و علمی قابلیتیں عطا فرمائی ہیں ان صلاحیتوں اور قابلیتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اور یہی شکر بجا لانے کا طریق ہے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے قیمتی نصائح سے نوازا۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت کی تقریر :- اختتامی اجلاس کی آخری تقریر محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے کیرلہ کے صوبائی اجتماع کو جو پہلا ساتواں صوبائی اجتماع ہے بہت کامیابی عطا فرمائی۔ اس وقت کیرلہ میں ۱۹ لجنات قائم ہیں اور ان کے علاوہ بھی بہت جگہوں سے ممبرات آئی ہوئی ہیں۔ یہاں صوبائی صدر کے تقرر کے بعد ان کے شوہر مولوی محمد عمر صاحب اور اسی طرح صوبائی امیر صاحب کے تعاون سے نمایاں ترقی نظر آ رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مومن کیلئے ایک دفعہ کی کوشش کافی نہیں۔ ہمارے لئے میدان کھلا ہے۔ جتنا ہم آگے بڑھیں گے خدا کا فضل حاصل ہوتا رہے گا۔ میں یہاں کی زبان نہیں جانتی لیکن نظمیں پڑھنے اور تقریریں سننے کے بعد میں نے اندازہ لگایا ہے خدا کے فضل سے بہنوں کے اندر نمایاں صلاحیت نظر آ رہی ہے۔ یہ کوششوں کے ساتھ ساتھ کی گئی دعائیں ہیں جو اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی تعداد میں بہنیں شریک ہو سکتی ہیں۔ اتنی شدید بارش میں ۵۰۰ سے زائد مستورات کی شرکت ایک نمایاں فضل الٰہی ظاہر کرتی ہے۔ قلمی رسالوں کی اجرائی پر بہت مبارکباد دیتے ہوئے بتایا کہ یہ میری دیرینہ خواہش اور آرزو ہے کہ بھارت میں لجنہ کی طرف سے ایک رسالہ جاری ہو۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ جلد طباعت کے مراحل میں طے کر سکے آمین۔ اس کے بعد آپ نے مختلف امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم آنے والی ممبرات میں نہایت قیمتی انعامات تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں ۱۹۹۲ء میں نمایاں طور پر کام کرنے والی لجنہ پینگاڈی کو اوّل اور ٹریوینڈرم کو دوم اور ... کو سوم قرار دے کر انعامات دیئے۔ اس کے بعد لجنہ کی ممبرات نے احمدیت زندہ باد کا ترانہ نہایت خوش الحانی سے سُنایا۔ اجتماعی دعا کے بعد نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کی گونج میں یہ اجتماع نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

باہر سے آئی ہوئی ڈیڑھ ہزار کے قریب لجنہ و ناصرات کی ممبرات کے قیام کیلئے مسجد کے دو ہال مخصوص کئے گئے تھے نیز مسجد احمدیہ کے قریب تمام ہوٹلوں کے کمرے ان کیلئے بُک کئے گئے تھے۔ اس طرح ان کے قیام کا عمدہ انتظام تھا۔ تینوں وقت کے کھانے کیلئے باقاعدہ لنگر خانہ کا اجراء ہوا۔ جلسہ گاہ کے باہر گراؤنڈ میں بُک سٹال کے قیام کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا۔ اس اختتامی اجلاس کی رپورٹ بھی نو اخبارات میں نمایاں رنگ میں شائع ہوئی ہے اور A.I.R نے بھی نشر کی۔

اختتامی اجلاس اور ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور تناول طعام کے بعد تمام بہنیں تشکر الٰہی کے جذبات سے پُر دلوں کیساتھ رخصت ہوئیں۔ اس طرح خدا کے فضل سے کیرلہ کی طول و عرض سے آئی ہوئی بہنوں کے درمیان پیار محبت اور اخوت کا ایک نیا رشتہ قائم ہوا۔

امروہہ میں عظیم الشان جلسہ :-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۲ جنوری محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے امروہہ میں عظیم الشان جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس کیلئے بسا دن گنج چوراہے پر شامیانے نصب کئے اور کرسیوں و دریوں کا انتظام کیا گیا۔ امروہہ کے معززین کو اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہ جلسہ رات آٹھ بجے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام کی زیر صدارت شروع ہوا۔ غیر از جماعت افراد دور دور تک کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بہترین انتظام تھا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی ظہیر عالم صاحب نے کی اور ناصرات الاحمدیہ نے ترانہ احمدیت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے ڈیڑھ گھنٹے تک خطاب کیا جس میں سیرۃ آنحضرت صلعم کے درخشندہ پہلوؤں کو پیش کرتے ہوئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی پر روشنی ڈالی اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ڈاکٹر سجاد احمد صدر جماعت احمدیہ امروہہ)

دھاری وال میں جلسہ قومی یکجہتی میں احمدی وفد کی شرکت

مورخہ ۱۰ جنوری ۹۳ء کو ہندو یووا کیندر اگورداسپور کی جانب سے دھاری وال میں قومی یکجہتی کے نام سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں جہاں دھاری وال شہر کے معززین اور کالج کے طلباء نے شرکت کی وہاں ہندوستان کے دیگر صوبوں سے بھی دو صد طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اور بطور مہمان خصوصی مکرم ... صاحب مذکورہ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ مکرم سید تنویر احمد صاحب شعبہ قانونی۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب نائب ناظر امور عامہ اور خاکسار تنویر احمد خادم نے شرکت کی۔ مکرم ... صاحب کی آمد پر مکرم ڈاکٹر ... صاحب یووا کیندر ...

... لیڈر آف پنجاب و کشمیر کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف مذاہب کے مفکرین نے تقاریر کیں اور اسلام کی نمائندگی میں خاکسار کو بعنوان "بین الاقوامی بھائی چارہ و قرآن مجید" تقریر کرنے کی سعادت ملی۔ خاکسار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا کہ اسلام ہی وہ پہلا اور آخری مذہب ہے جس نے قوموں کے امتیاز کو مٹانے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اور تمام مذاہب میں مقدس ہستیوں کے تقدس کو قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار تنویر احمد خادم۔ خادم سلسلہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

اگر انسان ان پر غور کرے تو خدا سے محبت کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا جب ایک دفعہ خدا کی محبت انسان کو نصیب ہو جائے تو پھر اس کی لذتوں کے پیمانے اور کیفیات بدل جاتی ہیں۔ ہر چیز سے آپ کو ایک مادی لذت بھی نصیب ہوگی اور ایک اس کا اعلیٰ و برتر حصہ بھی ملے گا۔ اور سورۂ رحمٰن میں جن دو جنتوں کا ذکر ہے میں سمجھتا ہوں اُس میں دُنیا کی بھی دو لذتوں کا ذکر ہے۔

بخاری کتاب الدعوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھر جس میں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا اس کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر موڑ پر، زندگی کے ہر لمحے پر رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ الٰہی کے نمونے احادیث سے پڑھ کر سُنائے۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے جاتے تو ذکرِ الٰہی کرتے۔ اِسی طرح وضوء کرتے۔ مسجد کی طرف فجر کی نماز کے لئے جاتے۔ نماز سے فارغ ہوتے۔ گھر میں داخل ہوتے۔ گھر سے باہر نکلتے۔ رات کو سوتے۔ صبح اُٹھتے۔ نیا کپڑا پہنتے۔ آئینہ دیکھتے۔ مسجد میں داخل ہوتے۔ مسجد سے باہر تشریف لے جاتے۔ غرض زندگی کی ہر حرکت و سکون میں ذکرِ الٰہی آپؐ کی سُنّتِ مبارکہ تھی۔ حضور نے فرمایا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا وجود جو کائنات میں کبھی پیدا ہُوا، جو اپنے ربّ کی یاد میں مجسّم یاد بن گیا وہ محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے۔ آپؐ خود مجسّم ذکر بن گئے۔ اور وہ تمام صفاتِ حسنہ آپؐ نے خُدا سے پائیں۔ جو ذکر کو ابدیت بخشتی ہیں۔ پس فَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔ یعنی اَے تمام لوگو! جو اللہ کے ذکر کی توفیق پاتے ہو، ذکر کے ساتھ سب سے پہلے بڑے ذِکر کرنے والے محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کرلیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؏

نئے سال کے تحفے　بقیہ اداریہ صـ (۲)

"خُدا فرماتا ہے کہ
مَیں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دُنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خُدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اُس کی طرف سے ہے۔ مُبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے!"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مندرجہ اندرونی ٹائیٹل پیج "قادیان کے آریہ اور ہم")
(بحوالہ تذکرہ ایڈیشن ۴ صفحہ ۶۹۷، ۶۹۸)

(مُنیر احمد خادم)

تقرری ناظمین و نائب ناظمین مجلس انصار اللہ بھارت

مجالسِ انصار اللہ بھارت کے صوبجات کے ناظمین و نائب ناظمین برائے سال ۱۹۹۴ء حسبِ ذیل ہیں خدا تعالیٰ سب کو احسن طور پر مفوضہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

(۱) آندھرا پردیش　ناظم مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
نائب ناظم مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب۔
نائب ناظم عمومی مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب۔
(۲) کرناٹک　ناظم مکرم محمد صبغت اللہ صاحب بنگلور
نائب ناظم مکرم محمد ادریس صاحب۔ یادگیر۔
(۳) کیرالہ　ناظم مکرم بی۔ ایم۔ کویا صاحب

(باقی کالم نمبر ۳، ۴ نیچے)

تحریک سٹیلائیٹ فنڈ

جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کے لئے ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۳ء کا دن ایک تاریخی اہمیت کا دن تھا جس میں سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ نے یہ خوشخبری سُنائی کہ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے مُسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے مواصلاتی پروگرام میں بارہ گھنٹے روزانہ تک کی وسعت دے دی گئی ہے۔ ان پروگراموں کے نشر ہونے کے فوراً بعد حوصلہ افزائی کے نتائج برآمد ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی مساعی میں گراں قدر اضافہ ہوگیا ہے۔ پروگراموں میں وسعت کے نتیجہ میں پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی میں اضافہ اب جماعتوں کے لئے ضروری ہے۔ اِس بارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے ــــ "اِس مالی حق کو ادا کرنے میں ساری جماعت کا تعاون درکار ہے۔ اور مجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حقوق کو ادا کرنے میں ہمیشہ ہی ساری جماعت نے لبّیک کہا ہے!"

سٹیلائیٹ فنڈ کیلئے پہلے بھی ایک سرکلر بھارت کی جماعتوں کو بھجوایا گیا تھا۔ یہ تحریک اب مستقل نوعیت کی حامل ہے۔ مالی لحاظ سے صاحبِ توفیق افراد اِس میں کثرت سے شامل ہوں۔ عام افراد حسبِ توفیق اِس بابرکت تحریک میں ضرور حصّہ لیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی جماعت کے وعدے دفتر بیت المال آمد میں بھجوائیں تاکہ فہرست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دُعا جلد بھجوائی جاسکے۔

دفتر محاسب میں "سٹیلائیٹ فنڈ" کے نام سے امانت کھول دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِس بابرکت تحریک میں حصّہ لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؏

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم درویش قادیان ۶ر جنوری کو صُبح ساڑھے آٹھ بجے ککڑ ہسپتال امرتسر میں بعُمر ۶۶ سال وفات پاگئیں۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ ان کی نمازِ جنازہ اسی روز بعد نمازِ عصر ساڑھے چار بجے جنازہ گاہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ اڑھائی ماہ سے بعارضہ گُردے کی خرابی بیمار چلی آرہی تھیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ ککڑ ہسپتال میں زیرِ علاج رہیں۔ جلسہ کے ایام میں کافی افاقہ تھا۔ اور بچوں اور بچیوں نیز مہمانان سے مل کر اور ان کی خدمت سے بہت خوش رہیں۔ قبل ازیں گیارہ ماہ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں اپنی بیٹیوں کے پاس رہ کر آئیں۔ واپسی پر بیمار ہوئیں اور بالآخر مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

مرحومہ نیک سیرت۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ تہجّد گزار۔ دُعاگو اور انتہائی صابرہ و شاکرہ تھیں۔ باوجود ناز و نعمت میں پرورش پانے کے زمانہ درویشی میں انتہائی سادگی میں گزارا کیا۔ اور ہر حال میں راضی برضاءِ الٰہی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے۔ چھوٹے بیٹے کے سوا باقی سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحُومہ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیّین میں مقامِ قرب عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔　(ادارہ)

کیرالہ　نائب ناظم مکرم پی۔ ایم عبد اللہ صاحب۔
(۴) تامل ناڈو　ناظم مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔
(۵) یو۔ پی　ناظم مکرم انوار محمد صاحب۔
(۶) بہار　ناظم مکرم محمد عبد الباقی صاحب۔
(۷) بنگال　ناظم مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب۔
(۸) اُڑیسہ　ناظم مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب۔
نائب ناظم مکرم شیخ محمد صدیق صاحب۔
(۹) کشمیر　ناظم مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ناصر آباد۔
نائب ناظم مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب۔
(۱۰) پونچھ　ناظم مکرم شمس الدین صاحب۔
(۱۱) مہاراشٹر　ناظم مکرم عبد العظیم صاحب۔
نائب ناظم مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔

سالِ ۱۹۹۴ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

عہدیداران، مبلّغین اور معلّمین کرام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق شایانِ شان طریق پر جلسوں کا اہتمام کریں اور بروقت مختصر اور جامع رپورٹیں نظارت ہذا کی معرفت اخبار بدر کو بھجوائیں۔

سیرۃ النبی ؐ کے کم از کم چار جلسے دورانِ سال منعقد کئے جائیں۔ سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

			سنہ ۱۳۷۳ ہش / ۱۹۹۴ء
(۱) جلسہ یوم مصلح موعود رضؓ	۲۰ فروری	(تبلیغ)	سنہ ۱۳۷۳ ہش ۱۹۹۴ء
(۲) جلسہ یوم مسیح موعودؑ	۲۳ مارچ	(امان)	″
(۳) جلسہ سیرت النبیؐ	۲۴ اپریل	(شہادت)	″
(۴) جلسہ یوم خلافت	۲۷ مئی	(ہجرت)	″
(۵) جلسہ سیرت النبیؐ	۲۶ جون	(احسان)	″
(۶) ہفتہ قرآن کریم	یکم تا ۷ جولائی	(وفا)	″
(۷) جلسہ سیرت النبیؐ	۲۰ اگست	(ظہور)	″
(۸) جلسہ پیشوایانِ مذاہب	۴ ستمبر	(تبوک)	″
(۹) جلسہ سیرت النبیؐ	۳۰ اکتوبر	(اخاء)	″

(۱۰) یومِ تبلیغ :- کم از کم سال میں دو مرتبہ ماہِ جون و ماہ نومبر ۱۹۹۴ء
ایک صوبائی سطح پر اور ایک ملکی سطح پر۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کے صفحہ ۹ کالم ۳ کی نیچے سے آٹھویں لائن میں سہواً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ طبع ہو گیا ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

ارشادِ نبوی ؐ
تَعَلَّمُوا الْيَقِيْنَ
(یقین کو سیکھو)
—(منجانب)—
یکے از ارکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگو لین کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

MAHAM PUBLISHERS
TEL. 06386 - 7973.
گھر بیٹھے آمدنی حاصل کیجیے
ایسے دوست یا خواتین درکار ہیں جو انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کر سکتے ہوں وہ دوست یا خواتین درج ذیل پتہ پر اپنی درخواست بھجوائیں:-
MAHAM PUBLISHERS -
ZAHEER AHMAD KHALID, HAUPT-STR. 51
66904 BRUCKEN (GERMANY)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE: 04524 - 649.

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

POULTECH CONSULTANT & DISTRIBUTORS.
DEALERS IN:- DAY OLD BROILERS
CHICKS, POULTRY FEED, MEDICINES
& ALL TYPES OF POULTRY EQUIPMENTS
OFFICE / RESIDENCE:- ISHRAT MANZIL
NEAR POLICE STATION, WAZIR GANJ
LUCKNOW - 226018
PHONE:- 245860.

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34. A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992 — 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
یابی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206